عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | ۱۶تا۲۲ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا۷اکتوبر۲۰۲۳ء | شمارہ: ۳۷

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصاری

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا طرز عمل

تحفظ ختم نبوت کانفرنس پشاور

دفاع وطن عزیز کے چار بڑے دائرے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

معذور کی نماز

س:...... میں تذبذب کا شکار ہوں، میرے دونوں گھٹنوں میں شدید درد اور تکلیف رہتی ہے، چلنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے، تشہد میں نہیں بیٹھ سکتی اور نہ ہی مکمل سجدہ کرسکتی ہوں، میں نے سنا ہے ایک صاحب کہہ رہے ہیں کہ قیام فرض ہے اور رکوع بھی فرض ہے۔اس لئے کھڑے ہوکر قیام اور رکوع، کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کریں۔مولانا مفتی محمد زرولی خانؒ سے سنا ہے کہ جو شخص سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، اس سے قیام اور رکوع بھی ساقط ہوجاتے ہیں۔اب یہ دو مسئلے ہوگئے، سمجھ میں نہیں آتا کیا کرنا چاہئے؟ ابھی تو فی الحال میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہی ہوں۔ اپنے تخت پر، کبھی پیر پھیلا کے بیٹھ جاتی ہوں، کبھی پیر لٹا کے بیٹھ جاتی ہوں۔ برائے مہربانی راہنمائی فرمائیں کہ کون سی بات صحیح ہے؟ کیا مجھے قیام اور رکوع کھڑے ہوکر کرنا چاہئے یا کرسی اور تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہئے؟

ج:...... اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اس سے قیام اور رکوع بھی ساقط ہوجاتے ہیں، جب تک کہ وہ صحتیاب نہ ہوجائے، ایسے شخص کو بیٹھ کر رکوع وسجود اشارہ سے ادا کرنا چاہئے۔لہٰذا آپ نے جو اپنی کیفیت بیان کی ہے، اس کے مطابق آپ کے لئے بھی بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنا درست ہے۔سجدہ کے لئے زیادہ جھکنا چاہئے تاکہ سجدہ اور رکوع میں فرق واقع ہوجائے۔

قال الحصکفی علیہ الرحمۃ: ’’او صلی قاعداً کیف شاء برکوع وسجود وان قدر علی بعض القیام قام وان تعذرا (ای الرکوع والسجود) لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود کاف (لا القیام اومأ قاعدًا) وهو افضل من الایماء قائماً لقربه من الارض۔ ویجعل سجوده اخفض من رکوعه لزوماً ولا یرفع الی وجهه شیئاً یسجد علیه فانه یکره تحریماً۔‘‘ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، ص:۹۷، ۹۸، ج:۲، باب صلوٰۃ المریض)

ماہِ ربیع الاول کی رسومات

س:...... کیا اسلام میں ماہِ ربیع الاول کے لئے کچھ خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں کہ اس طرح جشن منایا جائے۔ ۱۲/ربیع الاول کو عید میلاد النبی منائی جائے۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کچھ ارشاد فرمایا ہے یا صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کرکے بتایا ہے کہ ۱۲/ربیع الاول کس طرح منایا جائے یا قرآن وحدیث میں اس بارے میں کوئی واضح حکم موجود ہے؟

ج:...... ماہِ ربیع الاول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی نسبت سے آج کل جو مختلف رسوم کا رواج بڑھتا جا رہا ہے، اس بارے میں شریعت نے کوئی احکامات صادر نہیں فرمائے، بلکہ یہ محض لوگوں کے اپنی طرف سے ایجاد کردہ افعال ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ قرآن وسنت میں اس بارے میں کوئی واضح حکم تو کیا، اشارتاً اور کنایتاً بھی موجود نہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت ملنے کے بعد اپنی حیات دنیاوی (جس کی مدت ۲۳ سال ہے) میں ایک مرتبہ بھی اپنی ولادت کا جشن نہیں منایا اور نہ ہی کبھی کوئی ایسا حکم فرمایا۔اسی طرح صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ اربعہؒ نے بھی اس کو نہیں منایا۔ساتویں صدی ہجری میں ایک بادشاہ نے عیسائیوں کے کرسمس منانے کے مقابلہ میں جشن میلاد النبی کا رواج قائم کیا۔لہٰذا ربیع الاول میں ثواب سمجھ کر اہتمام سے رسومات ادا کرنا بدعت ہے اور بدعات سے بچنے کا تمام مسلمانوں کو حکم ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے بدعت ایجاد کرنے والے کی عزت اور توقیر کی تو اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔‘‘ یعنی بدعت کو اختیار کرنا، اس پر عمل کرنا، اس کو پسند کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی اسلام کو اپنی زندگی سے نکال دے اور اس کو گرادے۔ظاہر ہے کہ جب بدعات کا اہتمام کرے گا تو سنتوں کا اہتمام اور قدروقیمت ضائع کرتا رہے گا۔بدعات میں پڑ کر گمراہی میں جا گرے گا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ ۱۶ تا ۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء شمارہ:۳۷

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین اتھارٹی	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
سیرتِ نبوی اور ہمارا طرزِ عمل	۸	مولانا محمد زاہد مکھیالوی
دفاعِ وطن عزیز کے چار بڑے دائرے	۱۱	حضرت مولانا زاہد الراشدی
حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ	۱۵	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
فتنۂ قادیانیت.... عقائد ونظریات	۱۸	انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، پشاور	۲۱	رپورٹ: مفتی محمد یاسر
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، اورنگی ٹاؤن	۲۳	رپورٹ: مولانا محمد شعیب کمال
یومِ تشکر ریلی، سرائے نورنگ	۲۵	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادھمی
تحفظ ختم نبوت پروگرام، لیاری ٹاؤن	۲۷	مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۱ فصل:....۳ہجری کے سرایا

۱:.... سریہ ابی سلمہؓ:.... اس سال آغازِ محرّم میں غزوۂ بدر اور غزوۂ فرع کے مابین ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد المخزومی رضی اللہ عنہ کا سریہ قطن بھیجا گیا۔

قطن:... قاف اور طا کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے بعد نون، یہ بنواَسد کے پہاڑ یا کنویں کا نام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک سو پچاس اَفراد کی معیت میں بھیجا، جن میں ایک صاحب جو قبیلہ بنوطیٔ کے تھے، ان کی راہ نمائی کر رہے تھے، ان حضرات کو بہت سامالِ غنیمت ہاتھ آیا، حضرت ابوسلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ''صفی'' (صفیّ کا معنی چنا ہوا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کہ آپ مالِ غنیمت میں سے کسی چیز کو اپنی ذات کے لئے منتخب فرمالیں، وہ چیز ''صفی'' کہلاتی تھی) اور خمس نکالنے کے بعد باقی ماندہ مال اپنے رُفقاء پر تقسیم کردیا، ہر ایک کے حصے میں سات اُونٹ اور کچھ بکریاں آئیں۔

۲:.... سریہ عبداللہ بن انیس اسلمیؓ:.... اسی سال محرّم میں حضرت عبداللہ بن انیس الاسلمی رضی اللہ عنہ کو تنِ تنہا سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں بطنِ عرنہ بھیجا۔

بطنِ عرنہ:.... عین مہملہ کا ضمہ، را مہملہ کا فتحہ، اس کے بعد نون، یہ عرفات کے قریب ایک جگہ ہے۔

وہ اس مہم پر بروز پیر ۵ر محرّم ۳ھ کو روانہ ہوئے، سفیان کو قتل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا سر پیش کردیا، بروز ہفتہ ۲۲ر محرّم کو ان کی واپسی ہوئی۔

۳:.... حادثہ رجیع اور سریہ عاصمؓ:.... اسی سال صفر میں ''سریہ رجیع'' ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کو دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی معیت میں عضل (عین اور ضاد کے فتحہ کے ساتھ) اور قارہ کی طرف روانہ فرمایا، یہ الیاس بن مضر کی اولاد سے دو قبیلے تھے، جب یہ حضرات مقامِ رجیع پہنچے تو دو سو کافروں نے جو سب کے سب تیراندازی میں مشاق تھے، ان کو نرغے میں لے لیا، آٹھ وہیں شہید ہوگئے اور تین کو جن کے نام یہ ہیں: ۱:.... زید بن الدثنہ، ۲:.... خبیب بن عدی، ۳:.... عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم، قید کرکے مکہ کی طرف چلے، جب مرالظہران پہنچے جو مکہ سے ایک مرحلے پر ہے تو عبداللہ بن طارق نے آگے چلنے سے انکار کردیا، چنانچہ انہیں شہید کرڈالا، رضی اللہ عنہ، اور خبیبؓ اور زیدؓ کو مکہ لے جاکر فروخت کردیا، یہ مدّت تک مکہ میں قید رہے اور محرّم گزرنے کے بعد صفر ۴ھ میں ان دونوں کو ایک ہی دن شہید کردیا گیا، رضی اللہ عنہما وعنہم اجمعین۔

رجیع:.... بفتح را، بروزن فعیل، بنوہذیل کے کنویں کا نام ہے جو مکہ اور عسفان کے درمیان حجاز کی جانب عسفان سے آٹھ میل پر واقع ہے، یہ حادثہ اس کے قریب پیش آیا تھا، اس لئے اسی سے موسوم ہوا۔ (جاری ہے)

محمد اعجاز مصطفٰی

اداریہ

نیشنل رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین اتھارٹی اور اس کا چیئرمین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

گزشتہ سے پیوستہ حکومت نے ایک ادارہ رحمۃ للعالمین اتھارٹی بنایا تھا، جس کے فرائض میں تھا کہ وہ حکومت کی راہنمائی کرے کہ پاکستان کو مدینہ منورہ کی طرح فلاحی ریاست کس طرح بنایا جائے؟ اور اس کا چیئرمین ایسے آدمی کو بنایا گیا تھا جس کا دینی تعلیم اور خصوصاً حضور اکرم ﷺ کی صورت اور سیرت سے دور دور تک کوئی علاقہ اور تعلق نہ تھا، وہ صرف امریکن یونیورسٹی کا پروردہ اور پاکستان کی ایک یونیورسٹی کا پروفیسر تھا، اس پر ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ ۲۳ تا ۳۱؍جنوری ۲۰۲۲ء میں احتجاج ریکارڈ کرایا گیا تھا اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس ادارہ کا سربراہ اس آدمی کو بنایا جائے جو اپنے علم وعمل اور کردار واخلاق کے اعتبار سے حضور ﷺ کی سنت کا متبع ہو۔

اس حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی اس کے بعد آنے والی مخلوط حکومت نے ایک تو اس اتھارٹی کا نام بدل کر ’’نیشنل رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین اتھارٹی‘‘ رکھا، اور دوسرا یہ کہ پہلے سے موجود چیئرمین کو ہٹا کر اس کا نیا چیئرمین ایک صحافی جناب خورشید احمد ندیم صاحب کو بنایا گیا۔ موصوف ’’روزنامہ دنیا نیوز‘‘ کے کالم نگار ہیں، اور جناب جاوید احمد غامدی صاحب کے نظریات کے اندھے مقلد ہیں اور کہتے ہیں کہ: ’’جاوید صاحب سے میرا تعلق تین عشروں پر محیط ہے۔ یہ ان کے علم کی کشش تھی جو مجھے ان تک لے گئی، ان کی مجلس میں بیٹھا تو علم کی تعریف ہی بدل گئی۔‘‘ اسی لیے وہ اپنے مضامین اور تحریرات میں جابجا جاوید احمد غامدی کو اپنا استاد لکھتے ہیں، اور انہیں کے نظریات کی ترجمانی اور وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

> ’’قادیانی مسئلہ مذہب اور ریاست کے باہمی تعلق ہی کی ایک فرع ہے (یعنی اسی سے پیدا ہوا ہے)، مذہب اور ریاست کے مابین رشتے کا تعین ہمارا اصل مسئلہ ہے۔ جب تک اسے حل نہ کیا جائے گا، اس کی نئی نئی شاخیں اگتی رہیں گی۔‘‘
>
> (دنیا نیوز، ۱۰؍ستمبر ۲۰۱۸ء)

حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ قادیانیوں کے کفر کی بنیادی وجہ حضور اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنا ہے، اور یہ خالصتاً

دینی عقیدہ ہے، جس پر پورے دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔لیکن جناب خورشید ندیم صاحب، جناب جاوید احمد غامدی صاحب کے فکر ونظر کے اسیر ہونے کی بنا پر کہہ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ ریاست کو مذہبی اسٹیٹ بنانے کی وجہ سے ہے۔

گزشتہ سے پیوستہ حکومت نے جب ایک سکہ بند قادیانی ''عاطف میاں'' کو فنانشل ایڈوائزر کے رکن کے طور پر مقرر کیا تھا، اس پر پورے ملک میں شدید احتجاج ہوا اور اس کا نام اس ایڈوائزری سے نکالا گیا تو خورشید ندیم صاحب نے لکھا کہ:

''عاطف میاں کو ہٹا دیا مگر مسئلہ اب بھی باقی ہے۔سوال یہ ہے کہ یہ کیسا مسئلہ ہے، جسے جتنا حل کیا جاتا ہے، اتنا ہی لاینحل یعنی مشکل ہوتا چلا جاتا ہے۔'' (دنیا نیوز، ۱۰؍ستمبر ۲۰۱۸ء)

اور آگے لکھا ہے:

''اس ناکامی کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوگی کہ ہمارا مذہبی ذہن ایک سفارشی کمیٹی میں بھی ایک ایسے فرد کو گوارا نہیں کر سکا جو ہم سے مختلف مذہبی خیالات رکھتا ہے۔'' (حوالہ بالا)

گویا خورشید احمد ندیم صاحب کے نزدیک ختم نبوت کا انکار کرنا محض ایک مختلف ''مذہبی خیال'' ہے۔اب آپ ہی بتائیں ایسے شخص کو اس ادارہ کا سربراہ بنانا اس اتھارٹی کو بے اثر کرنے کے لیے اگر نہیں ہے تو پھر اور کس لیے ہے؟ اس کے علاوہ جناب خورشید احمد ندیم صاحب سیکولرازم کا ماننے والا ہے، وہ لکھتا ہے:

''ہم ریاست کو ایک مذہبی ادارے کے طور پر دیکھتے ہیں، حالانکہ وہ ایک سیاسی ادارہ ہے، اس سیاسی ادارے کو جب ہم مذہبی بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جن میں سے ایک مسئلہ قادیانیوں سے متعلق بھی ہے۔ہم نے مذہبی معاملات کو ریاست کے وظائف میں شامل کر دیا، حالانکہ وہ اس کے لیے بنی ہی نہیں۔'' (حوالہ بالا)

اہل علم اور دانش مند سب ہی جانتے ہیں کہ سیکولرازم نام ہی اس نظریے کا ہے کہ ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔بنیادی طور پر سیکولرازم کا نظریہ اللہ تعالیٰ کی اتھارٹی کا انکار ہے اور اللہ تعالیٰ کی اتھارٹی کا انکار کرنے والے آدمی کو ''رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین ﷺ'' کے نام پر بنائی گئی اتھارٹی کی چیئر مین شپ سونپ دی گئی ہے۔مزید لکھتا ہے:

''روایتی طبقہ بار بار ریاست کو مسلمان بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور انہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ ریاست تو کوئی ذی عقل وجود نہیں، جس کا کوئی مذہب ہو سکتا ہے۔'' (حوالہ بالا)

اسلامی روایت اور روایت پر قائم رہنے والے علمائے کرام سے اس آدمی کو کس قدر چڑ ہے؟ جو اس کے ان الفاظ ''روایتی طبقہ''، ''ریاست کو مسلمان بنانے کی کوشش'' وغیرہ سے عیاں ہو رہی ہے۔

ان تحریرات میں گویا انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ میرے استاد ومرشد جناب جاوید احمد غامدی صاحب جو کچھ ریاست کے بارہ میں کہتے ہیں، وہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ ''ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا'' اور تمام مسائل کی جڑ ''ریاست کو مذہبی اسٹیٹ'' بنانا ہے۔حالانکہ آئین میں لکھا ہے کہ: ''اسلام، پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا۔''

اب کوئی دانشور اس استاد اور شاگرد سے پوچھے کہ کیا تمہارا اس طرح کہنا، یہ آئین اور دستور کی نفی نہیں؟ اور آئین میں بھی لکھا ہے کہ جو آئین کی

خلاف ورزی اور آئین سے انحراف کرے گا‘ وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

اس کے ساتھ ساتھ غامدی صاحب قادیانیوں کو غیر مسلم نہیں مانتے۔ تو جب خورشید ندیم صاحب ان کے شاگرد، ان کے متأد، ان کے مرید، اور اپنی تحریروں میں ان کی تعلیمات کی عکاسی کرتے ہیں تو بتلایا جائے کہ اس اتھارٹی کی چیئر مینی پر براجمان کیے جانے والا شخص ان کو کافر کہے گا؟ جب کہ اس اتھارٹی کی ذمہ داریوں اور اختیارات کے بارہ میں آرٹیکل ۸،اے میں کہا گیا ہے کہ:

۱: ’’قوم کی کردار سازی کے ذریعے ملک کو ریاست مدینہ کی طرز پر تعمیر کرنا، جس کی بنیاد انصاف، قانون کی عمل داری اور فلاحی ریاست کے ماڈل پر ہو۔‘‘

۲: آرٹیکل ۸، ڈی کے ذیل میں لکھا ہے:

’’قادیانیوں، احمدیوں، لاہوریوں، یہودیوں، اور وہ تمام ادارے، تنظیمیں، اور مذاہب، جو اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں، ان کی ہر حرکت پر گہری نگاہ رکھی جائے گی، اور ان کے پروپیگنڈا اور ایکشن کو روکنے کے لیے تمام تر قانونی کارروائی کی جائے گی۔‘‘

اب آپ بتائیے ! جو شخص ریاست کے سرکاری مذہب اسلام ہونے کو ہی تسلیم نہ کرے، وہ کیا پاکستان کو دشمن سے بچائے گا ؟ کیا وہ قادیانیوں اور یہودیوں وغیرہ کی سازشوں اور حرکتوں پر نگاہ رکھے گا؟ جب کہ قادیانیوں کے بارہ میں تو علامہ اقبالؒ بہت پہلے لکھ چکے ہیں کہ: ’’یہ ملک اور ملت کے غدار ہیں۔‘‘ تو جو ملک اور ملت کے غدار ہوں اور پاکستان کا آئین جنہیں غیر مسلم قرار دے، اور پھر خاتم النبیین اتھارٹی بنائی ہی اسی لیے گئی ہے کہ ملک اور ملت کے ان غداروں سے ریاست پاکستان کو بچایا جائے گا۔ تو ایسے لوگ جو قادیانیوں کو کافر نہ سمجھتے ہوں، اور ان کو حق بجانب جانتے اور مانتے ہوں، وہ اس اتھارٹی کے سربراہ بن کر پاکستان کے مفادات کا تحفظ کریں گے یا ان ملک وملت کے غداروں کے مفادات کے مطابق کام کریں گے؟ فیصلہ آپ کریں!

لگتا یہ ہے کہ یہ موصوف مسلم لیگ (ن) کے قریبی حلقوں میں شمار کیے جاتے ہیں، اسی لیے سیاسی رشوت کی بنا پر ان کو اس اتھارٹی کا سربراہ بنایا گیا ہے، یا بیوروکریسی میں چھپے ان عناصر اور کارندوں کی یہ کارروائی ہے جو ہمیشہ دین بیزار اور مذہب بیزار قوتوں کے آلۂ کار ہونے کی بنا پر ایسے ایسے افراد کو چن چن کر ایسے اداروں کی سربراہی کے لیے سامنے لاتے ہیں جو ان اداروں کے مقاصد کے برخلاف ذہن رکھتے ہوں، تاکہ دین کی بنیاد پر بننے والے ان اداروں کی ناکامی کو نمایاں کرکے ایسے اداروں سے بالکل جان چھڑائی جائے۔

بہرحال ! پاکستانی قوم کا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ محترم جناب خورشید ندیم صاحب کو اس اتھارٹی سے بالکل علیحدہ کیا جائے، اور ان کی جگہ کوئی ایسا سربراہ مقرر کیا جائے جو قادیانیوں کی سازشوں کا مکمل ادراک رکھتا ہو اور بین الاقوامی فوروموں پر مسلمانانِ پاکستان اور آئین پاکستان کی صحیح ترجمانی کرنے کا گُر جانتا ہو۔ امید ہے کہ نگران حکومت اس پر غور کرے گی، اور اس حساس نوعیت کے مسئلہ کو بروقت حل کرکے اسلامیانِ پاکستان کے جائز مطالبہ کو پورا کرے گی، ورنہ اندیشہ ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اگر اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تو پھر اس عوامی طوفان کے غیظ وغضب کے سامنے بند باندھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوجائے گا۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

سیرتِ نبوی اور ہمارا طرزِ عمل!

مولانا زاہد مکھیالوی

سیدالکونین خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک، بچپن، جوانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت، آپ کا معاشرہ، آپ کے عقائد، آپ کے اخلاق، آپ کا رہن سہن غرض یہ کہ زندگی کے ہر موڑ اور ہر گوشہ کا نام سیرت ہے۔ عقل وفہم اور دینی شعور رکھنے والے کسی بھی مسلمان پر یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ انسانی زندگی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔'' (الاحزاب:۲۱)

''اللہ کے رسول میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔'' نیز امتِ مسلمہ کے لیے آپ کی بے پایاں شفقت و مہربانی اور مسلمانوں کی خیر و فلاح کے لیے قلبی تڑپ اور جہد مسلسل کے وقیع مضامین سے قرآن وحدیث بھرے ہوئے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ایک مقام پر ارشاد باری ہے:

''لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔'' (التوبہ ۱۲۸)

ترجمہ: ''تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، ان پر تمہاری تکلیف بھاری ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے حریص ہیں اور ایمان والوں پر نہایت شفیق و مہربان ہیں۔''

اسی شفقت و مہربانی کے تعلق سے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللّٰہ تعالیٰ فی إبراھیم: رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِی فَاِنَّه مِنِّی وَ قال عیسیٰ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أمتی أمتی وَ بَكیٰ فقال اللّٰہ تعالیٰ یا جبرئیل اذھب الیٰ محمد وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسْئَلْه مَا يُبْكِيْکَ فاتاہ جبرئیل علیه السلام فساله فاخبرہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم بما قال وھواَ عْلَمُ فَقَالَ اللّٰہ تعالیٰ یا جبرئیل اِذْهَبْ الیٰ محمد فقل اِنَّا سَنُرْضِيْکَ فِي اُمتک ولا نَسُوْئُکَ۔ (راوہ مسلم،۱/ ۱۱۳)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ آیت تلاوت فرمائی: ''رب إنهن الخ'' (کہ میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا یعنی ان کی وجہ سے بہت سے آدمی گمراہ ہو گئے، پس جو لوگ میری پیروی کریں وہی میرے ہیں، پس ان کے لیے تو میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کو تو ہی بخش دے۔''

اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی تلاوت فرمایا: ''اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ الخ'' یعنی اے اللہ اگر آپ میری امت کے ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (یعنی آپ کو عذاب وسزا کا پورا حق ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا اے میرے اللہ! میری امت، میری امت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں روئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ؛ اگرچہ تمہارا رب سب خوب جانتا ہے؛ مگر پھر بھی تم جا کر ہماری طرف سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ پس جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو وہ بتلا دیا جو اللہ سے عرض کیا تھا یعنی اس وقت میرے رونے کا سبب امت کی فکر ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان کو ہماری طرف سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی اور خوش کر دیں گے، اور تمہیں رنجیدہ اور غمگین نہیں کریں گے۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ اُغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا

وَمَا اَسرَّتُ وَمَا اَعْلَنَتْ‘‘ یہ دعاسن کرحضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہاں تک ہنسیں کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود کی طرف جھک گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھ کو میری دعا نے خوش کر دیا، عرض کیا حضرت! آپ کی دعا کیوں خوش نہ کرتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’خدا کی قسم! یہی میری دعا میری تمام امت کے لیے ہر نماز کے بعد ہوتی ہے۔‘‘ (مجمع الزوائد/ج۹/ص/۲۴۴)

یہ امت کے فکر وغم اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور پیغمبرانہ مزاج تھا جو ہمہ وقت آپ کو مضطرب و بے چین رکھتا تھا، اور یہ سلسلۂ شفقت و مہربانی صرف دنیا کی فانی زندگی تک محدود نہیں بلکہ محشر کے میدان میں بھی، جب ہر انسان ہی نہیں بلکہ ہر نبی نفسی نفسی کے عالم میں ہوگا، کرب و ابتلاء کے عین موقع پر بھی زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ’’امتی امتی‘‘ جاری ہوگا، اور آپ دیگر انسانوں کے ساتھ ساتھ اپنی امت کے حق میں خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امت سے اس قدر محبت و پیار کا تعلق اور ہم مسلمانوں کا سنتِ نبوی سے اعراض یقیناً یہ انتہائی تشویشناک اور تکلیف دہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے، جس نبی کو اسوہ بنا کر مبعوث کیا گیا، اس نبیِ رحمت نے زندگی کے کسی بھی گوشہ کو تشنہ نہیں چھوڑا؛ بلکہ کامل و مکمل طریقہ سے تمام شعبوں میں زبانی، عملی ہر طرح سے اور ہر سطح سے رہبری فرمائی۔ خواہ ان اُمور کا تعلق عبادت سے ہو یا معاملات سے یا معاشرت و اخلاقیات سے، زندگی کا ہر مرحلہ اس آفتابِ نبوت کی پاکیزہ و مقدس روشنی سے منور اور روشن ہے، ہماری سب سے بڑی کوتاہی یہ ہے کہ ہم بے عملی کا شکار ہیں، رذیل دنیا کی حرص وطمع کے دبیز پردوں نے ہمیں پوری طرح سے ڈھانپ رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ منزل کی صحیح سمت معلوم ہونے کے باوجود ہم اس پر چلنے سے عاجز و قاصر رہتے ہیں، شدید ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا محاسبہ خود کریں، اپنی عبادتوں کا جائزہ لیں، ہماری نمازیں پیغمبر کی نماز سے میل کھاتی ہیں یا نہیں۔ زکوٰۃ اور رمضان شریف کے روزوں، حج بیت اللہ اور دیگر عبادتی کاموں میں ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو کتنا ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح معاملات کو دیکھیں کہ اس میں ہم کس حد تک پیغمبرانہ اسوہ کو اختیار کیے ہوئے ہیں، یا غیروں کے بنائے ہوئے اُصول اور ان کے بے برکت طریقے اختیار کرتے ہیں، معاملات کی صفائی و شفافیت کے متعلق نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ہدایات پر ہمیں کتنا اعتماد ہے، اخلاق و معاشرت کے پہلو سے بھی ہم اپنے طرزِ عمل پر نظر ڈالیں، اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری خصلتیں اور مزاج کتنا متاثر ہے۔

حرص وطمع، کینہ وحسد، حبِ جاہ، حبِ مال، عجب وریا، کذب وخیانت، غرور و گھمنڈ، غصہ اور بخل جیسی خسیس اور گھٹیا عادتوں سے ہم عملی طور پر کتنی نفرت کرتے ہیں اور اخلاقِ عالیہ تواضع و انکساری، توبہ واستغفار، انس ومحبت، زہد وتوکل، صبر وشکر، حلم وبردباری، صدق واخلاص، احسان و رضا، شرم وحیا، ہمدردی ورحم دلی جیسے بلند اوصاف سے ہماری طبیعت کتنی مانوس ہے اور وقت آنے پر ان دو متضاد راہوں میں سے ہم کس راہ کو اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی معاشرتی زندگی کا بھی جائزہ لیں اور بہت سنجیدگی سے محاسبہ کریں کہ قبیلہ و خاندان، اعزاء واقرباء، پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ رہن سہن اور گزر بسر کے سب طریقے

تحفظ ختم نبوت ریلیاں، ضلع اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام اگست ۲۰۲۳ء میں اجلاس، علماء کنونشن، قصور، کنگن پور، پتوکی، الہ آباد چونیاں، کوٹ رادھا کشن، اوکاڑہ، رینالہ خورد، حجرہ شاہ مقیم، منڈی احمد آباد، حویلی لکھا میں منعقد ہوئے۔ جن میں لاہور سے رابطہ کمیٹی کے معزز اراکین مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالرزاق، پیر رضوان نفیس نے کئی ایک مقامات پر بیانات کیے۔ ڈھنگ شاہ ڈھولن ہٹھار، کھڈیاں، نہری کوٹھی، جاگووالا، بھیڑ، بھبھ کلاں میں ختم نبوت پروگرام ترتیب دیئے گئے جن میں نعت خواں مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا رانا عثمان، مولانا حمزہ قصوری نے شرکت کی۔

دریں اثناء ۷ ستمبر تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ریلیاں، اوکاڑہ، قصور، کوٹ رادھا کشن، الہ آباد چونیاں، حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور، رینالہ خورد میں مقامی علماء کی سربراہی اور جماعتی امراء کی نگرانی میں منعقد ہوئیں۔ عوام الناس نے پھولوں کی پتیوں سے جگہ جگہ استقبال کیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق نے اوکاڑہ میں ریلی کی قیادت کی جبکہ قاری مشتاق نے قصور میں اور رینالہ خورد میں قاری شفقت عباس نے اسی طرح حجرہ شاہ مقیم میں قاری مستقیم نے ریلی کی قیادت کی۔

ہمارے اچھے ہیں؟ اپنی بستی ومحلہ اور گھروں میں محبت وموانست کی فضا ہے، یا نفرت وبیزاری کا ماحول ہے؟ خوش مزاجی، بڑوں کی عزت وعظمت، چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت، ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک ورواداری، لوگوں کی خطا ولغزش معاف کرنا، کمزوروں کی مدد کرنا، مہمانوں کی ضیافت، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مظلوموں کی مدد اور ہر شخص کے ساتھ محبت وشفقت کا معاملہ کرنے میں ہماری زندگی کا کتنا حصہ گزرا کہ جس کی بنیاد پر معاشرہ میں آدمی ایک محترم اور بلند کردار انسان کہلانے کا حق دار ہو جاتا ہے، یہ بلند کرداری غیروں میں بھی اس کو باعزت مقام دیتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنا بھی محاسبہ کریں اور اپنے اہل وعیال کا بھی جائزہ لیں، آج ہمارے بچوں کو موبائل فون، ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ کرکٹ کھیل کی معلومات، کھلاڑیوں کے نام اور مختلف صوبوں، ملکوں میں کھیلے گئے میچوں کا ریکارڈ، فلموں کی اسٹوریاں وغیرہ خوب یاد رہتی ہیں۔ اگر یاد نہیں تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور ان کی سیرت یاد نہیں، اس میں یقیناً بنیادی طور پر قصور ہمارا ہے۔

ہمیں خود سیرتِ طیبہ کا پتہ نہیں، اس سے یکسر غفلت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے نہ تو احوال ہمیں یاد ہیں اور نہ جاننے کی فکر ہے؛ البتہ زبانی محبت کا دعویٰ خوب ہوتا ہے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ کوئی خبیث النفس شرارت کردے تو ہمارا خون کھولنے لگتا ہے، ضرور کھولنا چاہیے اور اس پر جتنا بھی غصہ آئے کم ہے؛ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہم نے خود کیا تعلق قائم کر رکھا ہے۔ ہماری زندگی سنتوں سے کس قدر معمور ہے، ہمیں اس کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے، ہمارے بچوں کے اندر نبی علیہ السلام کی سیرت کا کتنا چرچا ہوتا ہے، ہمارے گھروں میں سنتیں کتنی زندہ ہیں؟

اس کا سہل ومجرب طریقہ یہ ہے کہ صبح بیدار ہونے سے سونے تک روزمرہ کی دعائیں یاد کی جائیں، بچوں کو بھی یاد کرائیں، اس موضوع کی اُردو، انگریزی مختلف زبانوں میں کتابیں بازار میں ملتی ہیں، ان کو ہم پڑھیں، اپنے اہل وعیال میں سنائیں، اسی سے ایک ماحول بنے گا اور سنتوں پر عمل کا داعیہ پیدا ہوگا، انشاء اللہ ہماری سیرت وصورت، عادات واخلاق سنتوں کے پاکیزہ رنگ میں رنگین ہو جائیں گے اور زندگی کے ہر موڑ اور ہر مرحلہ میں ہم پیارے نبی کی سیرت طیبہ کو اپنا اسوہ بنا کر زندگی گزاریں تو بلاشبہ دونوں جہاں میں سرخ روئی کا باعث ہوگا اور اس کے صالح اثرات نہ صرف یہ کہ ہماری زندگیوں میں ہی ظاہر ہوں گے؛ بلکہ ہماری نسلوں کو بھی اس کا فائدہ پہنچے گا، انشاء اللہ۔

اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق سے نوازے اور اپنی عارضی وفانی زندگی کے ہر مرحلہ میں سنتِ نبوی کو پیشوا بنانے کے لیے ہمیں منتخب فرمائے کہ سیرت طیبہ کا اصل یہی پیغام ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت و تعلق اور ایمانی جذبہ کا یہی تقاضا ہے اور اسی میں فلاحِ دارین ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی ایما پر نبوت کا دعویٰ کیا: علمائے کرام

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی لاہور میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور قائدین نے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے اراکین مولانا محمد ارشد، مولانا مفتی ابوبکر صدیق، مولانا احسان اللہ، مولانا عابد ارشاد، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالواجد و دیگر علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہے۔ اسلام کا قلب وجگر وجان اور مرکز کا یہی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا نرمی انسان کو بلندی سے اٹھا کر کفر کی پستی میں پھینک دیتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی ایماء پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی نے جیسے ہی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت کے ہر طبقہ نے ان کو اسلام اور مسلمانوں سے الگ مانا اور اس فتنہ کے خلاف میدان میں نکلے اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ قیامت کی صبح تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ودجال اور مفتری ہوگا۔ امت مسلمہ کا یہ ہمیشہ سے معمول رہا ہے کہ جہاں بھی جب بھی کسی گستاخ نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، پوری امت نے اس کے خلاف متحد ہو کر اس کے مقابلے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ قومی اسمبلی میں ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں اور لاہوری گروپ کے سربراہوں کو سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

دفاعِ وطنِ عزیز کے چار بڑے دائرے

بیان:.... حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

(یوم دفاع کے موقع پر جامعہ اسلامیہ محمدیہ فیصل آباد میں پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی نائب امیر مولانا عبدالرزاق کی زیر صدارت علماء وطلبہ کے بھرپور اجتماع سے خطاب)

بعد الحمد والصلوٰۃ! آج ۶ ستمبر ہے جو قومی سطح پر یوم دفاع پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے، اس دن تحریکِ پاکستان کے شہداء، ۱۹۶۵ء کی جنگ کے شہداء اور ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لیے جہاں بھی ہمارے جوانوں فوجیوں اور سویلین نے قربانیاں دی ہیں ان کا تذکرہ ہوتا ہے، انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے، ان کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں اور وطن کے دفاع کے لیے تجدید عہد کیا جاتا ہے۔

۱۹۶۵ء میں آج کے دن بھارت نے پاکستان کی مختلف سرحدوں پر یلغار کر دی تھی، بالخصوص لاہور اور سیالکوٹ ان کا ٹارگٹ تھے اور لاہور پر قبضہ کرنے کے لیے چڑھائی کر دی تھی۔ پاکستانی فوج کے جوانوں نے جانیں دے کر اور عوام نے قومی وحدت کا اظہار کرتے ہوئے فوج کی پشت پر کھڑے ہو کر ملک کا دفاع کیا تھا۔ پرانے بزرگوں کو وہ منظر یاد ہوگا، مجھے بھی یاد ہے، میں دیکھ بھی رہا تھا اور اس جنگ میں عملاً دو تین حوالوں سے شریک بھی تھا۔ وطن کا دفاع ہمارا قومی فریضہ اور دینی ذمہ داری ہے اور یہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دفاع وطن کے حوالے سے آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں میں اس کا تین چار حوالوں سے ذکر کرنا چاہوں گا۔

(۱) جغرافیائی دفاع:

پہلا دائرہ سرحدوں کا دفاع ہے جسے جغرافیائی دفاع کہا جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی سرحدوں کو جو خطرات درپیش چلے آ رہے ہیں اور جو خطرات آئندہ ہو سکتے ہیں ہمیں ان سے باخبر ہونا چاہیے۔ سرحدوں کی حفاظت بنیادی طور پر فوج کی ذمہ داری ہے، اس میں ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم فوج کے پیچھے کھڑے ہوں، وحدت اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں، اپنے جوانوں کو حوصلہ دلائیں، ان کی پشت پناہی کریں۔ اس حوالہ سے جغرافیائی دفاع کے دو پہلوؤں کا ذکر کرنا چاہوں گا جو موجودہ حالات میں ہمیں درپیش ہیں۔

ایک پہلو ہے تکمیلِ پاکستان کا کہ آج سے پون صدی پہلے ایک طویل جدوجہد کے نتیجے میں وطن آزاد ہوا اور پاکستان قائم ہوا تھا، جو سرحدیں اس وقت ہمارے پروگرام میں تھیں وہ آج نہیں ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ کشمیر ہماری سرحدوں میں پورا موجود نہیں ہے حالانکہ کشمیر پاکستان کے تصور کا لازمی حصہ تھا۔ جبکہ یہ کشمیریوں کا حق ہے اور ہمارا اُن سے وعدہ بھی ہے کہ ہم انہیں آزاد کرائیں گے۔ انہوں نے ہم سے یہ وعدہ کیا کہ وہ آزاد ہوں گے تو پاکستان میں ہمارے ساتھ شامل ہوں گے۔ ان کا نعرہ ہے کہ کشمیر بنے گا پاکستان اور ہمارا نعرہ ہے کہ کشمیر آزاد ہوگا۔ یہ ہمارا باہمی معاہدہ ہے لیکن یہ منزل ابھی دور ہی نظر آ رہی ہے۔

دوسرا ہمیں یہ پہلو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ جو پاکستان ہم نے ۱۹۴۷ء میں قائم کیا تھا، اپنی کوتاہیوں اور بے توجہی کی وجہ سے اس کا ایک حصہ گنوا چکے ہیں۔ مگر جن کوتاہیوں کی وجہ سے ہم ۱۹۷۱ء میں آدھا حصہ گنوا چکے ہیں ہم نے ان سے توبہ نہیں کی۔ مجھے اور آپ کو بڑی سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے کہ ہماری جن حماقتوں کی وجہ سے ملک تقسیم ہوا تھا، مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان الگ ہوا تھا اور ہماری فوج سرنڈر کر گئی تھی، وہ ہماری کوتاہیاں کیا تھیں؟ وہ کوتاہیاں مفروضے نہیں ہیں بلکہ حقائق کی صورت میں ریکارڈ پر موجود ہیں۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس حمود الرحمٰن کی سربراہی میں کمیشن قائم ہوا تھا، انہوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب لکھے تھے، وہ رپورٹ ریکارڈ پر موجود ہے۔ میں پڑھے لکھے دوستوں بالخصوص نئی نسل سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جسٹس حمود الرحمٰن کمیشن نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے جن اسباب کا تعین

کیا تھا اور جو وجوہات بیان کی تھیں، نہ ہم ان سے توبہ کر رہے ہیں، نہ ہمیں ان پر شرمساری ہے۔ اس لیے ہمیں پاکستان کے تقسیم ہونے کے اسباب اور اپنی سرحدوں کے سکڑنے کے اسباب معلوم رہنے چاہئیں تاکہ آئندہ ہم احتیاط کر سکیں۔

میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب تک کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ نہیں بنے گا پاکستان کی جغرافیائی سرحدیں مکمل نہیں ہوں گی۔ اس پر بھی ہمیں نظر ثانی کرنی چاہیے کہ ہم کشمیر کے حوالے سے کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہماری ذمہ داری کیا بنتی ہے اور ہماری کوتاہیاں کیا ہیں؟ اس کے ساتھ ہمیں اپنی فوج کے ساتھ پاکستان کی سرحدوں کے ایک ایک چپے کے دفاع کے لیے اپنے عزم کی تجدید کرنی چاہیے کہ جب بھی ملک کو ضرورت پڑی، ملک کی کسی سرحد پر قربانی کی ضرورت پڑی تو ہم اپنی فوج کے ساتھ ہیں، فوج کے پیچھے کھڑے ہیں۔

(۲) تہذیبی دفاع:

دوسری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کے دفاع کا ایک دائرہ تہذیبی ہے، اس پر بھی ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ دو قومی نظریہ سر سید احمد خان مرحوم نے پیش کیا تھا، علامہ اقبالؒ نے علمی اور فکری دنیا میں اس کو واضح کیا جبکہ قائد اعظم مرحوم نے اس کے لیے تحریک کی قیادت کی۔ اس نظریہ کی بنیاد پر ہی پاکستان بنا تھا۔ دو قومی نظریہ یہ تھا کہ ہندو تہذیب الگ ہے اور مسلم تہذیب الگ ہے، اس لیے ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے اور ہمیں الگ الگ ہونا چاہیے۔ مسلم ثقافت کے تحفظ کے لیے، ہندو ثقافت کے غلبے سے بچنے کے لیے اور امتیاز قائم رکھنے کے لیے ہم نے کہا تھا کہ ہم دو قومیں ہیں اور اس بنیاد پر ہم نے علیحدہ ملک کا مطالبہ کیا۔

میں اس پر یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ کیا دو قومی نظریہ، تہذیبی کشمکش اور الگ وطن کے مطالبہ سے مطلب یہ تھا کہ ہم ہندو تہذیب کی غلامی اور غلبے سے نکل کر انگریزی تہذیب میں شامل ہو جائیں گے؟ یا یہ مقصد تھا کہ مسلم تہذیب کا احیا کریں گے؟ اب ہم کر کیا رہے ہیں؟ ہماری تہذیب کہاں ہے؟ آج ہمارے کالجوں، یونیورسٹیوں، ہماری دانش گاہوں میں کون سی تہذیب جڑ پکڑتی جارہی ہے اور اسلامی روایات کہاں جارہی ہیں؟ یہ معمولی سوال نہیں کہ نظر انداز کر دیں۔ ہم نے ہندو تہذیب سے علیحدگی اختیار کی تھی، انگریزی تہذیب قبول کرنے کے لیے نہیں، بلکہ مسلم تہذیب کے احیا کے لیے۔ آج ہمارے ریاستی ادارے، سرکاری محکمے، ہماری تعلیم گاہیں اور دانش گاہیں مسلم تہذیب کے احیا کی بات کر رہی ہیں یا ویسٹرن تہذیب کے غلبے کی بات کر رہی ہیں؟ اور مسلم تہذیب کے احیا کی بات کس نے کرنی ہے؟ اس لیے آج میں یہ سوال اٹھا رہا ہوں کہ ہمارا ایک تہذیبی دائرہ ہے۔ ہم نے مسلم تہذیب اور مسلم ثقافت کے احیا کے لیے ہندو تہذیب کے غلبے سے نجات حاصل کی تھی لیکن اب ہم ویسٹرنائزیشن اور مغربی تہذیب کے غلبے میں گھستے جارہے ہیں اور مغربی تہذیب ہم پر پنجے گاڑے ہوئے ہے۔

میں نے دفاع وطن کا دوسرا دائرہ یہ عرض کیا ہے کہ اپنی تہذیب کا دفاع اور تحفظ بھی دفاعِ وطن کا تقاضا اور پاکستان کے دفاع کا ایک مستقل دائرہ ہے۔

(۳) قومی خودمختاری کا دفاع:

تیسری بات یہ ہے کہ ۱۷۵۷ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہم پر قبضہ کیا تھا۔ وہ یہاں معیشت اور تجارت کے نام پر داخل ہوئے تھے، انہوں نے یہاں لڑائیاں شروع کر دی تھیں اور قبضہ کر لیا تھا۔ وہ بڑھتے بڑھتے دہلی تک آئے تھے اور پورے انڈیا کو کنٹرول کر لیا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی تجارتی کمپنی تھی، فوج نہیں تھی، اس نے فوج یہاں آ کر بنائی تھی اور یہ بڑی تلخ حقیقت ہے کہ اس کی فوج ہم خود بنے تھے۔ یہاں تک کہ برصغیر کے اکابر علماء کو انگریزی فوج میں بھرتی ہونے کو حرام قرار دینے کا فتویٰ جاری کرنا پڑا تھا۔ تجارت اور معیشت کے نام پر ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہاں قبضہ کیا جو ایک سو سال رہا، پھر برطانیہ خود آ گیا اور ایک سو نوے سال ان کا قبضہ رہا۔ اس کا آغاز معیشت پر قبضے سے تھا۔ آج ہماری معیشت اسی

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

پوزیشن پر واپس چلی گئی ہے۔ اس لیے میں اصحابِ فکر و دانش کو دعوت دوں گا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہمارے ساتھ معیشت کے میدان میں سو سال کیا کیا تھا؟ اور آج آئی ایم ایف ہمارے ساتھ معیشت کے میدان میں کیا کر رہی ہے؟ کسی کو ان دونوں میں فرق نظر آتا ہو تو نشاندہی فرما دیں۔ آج وہی معاملہ ہمارے ساتھ آئی ایم ایف کا ہے جو ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہمارے ساتھ کیا تھا۔ ہماری معیشت ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے۔ ہم پر مہنگائی اور قرضے مسلط ہیں۔

ہمارے پڑوس میں افغانستان ہے، وہ کسی سے کچھ نہیں مانگ رہے۔ ایک تازہ رپورٹ ہے کہ ڈالر میں بہتر (۷۲) افغانی ہیں اور سوا تین سو (۳۲۵) روپے ہیں۔ وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا رہے۔ عالمی بینک، ورلڈ بینک کی رپورٹ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تیس فیصد معیشت بحال کر لی ہے۔ جبکہ ہماری معیشت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ میں تفصیلات میں نہیں جاتا، صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ آج ہم معیشت کے میدان میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے غلام ہیں اور ہماری معیشت ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ سادہ سی بات ہے کہ اسٹیٹ بینک ہمارا سرکاری اور ریاستی بینک ہے، اس پر کنٹرول کس کا ہے، کس کی نگرانی ہے، اس کی پالیسیاں کون بناتا ہے؟ یعنی دکان میری ہے، اس میں سارا سامان میرا ہے، کاروبار میرا ہے، گلہ میرا ہے، لیکن اس کی چابی آئی ایم ایف کے پاس ہے۔ آج ملک کی معیشت کو آزاد کرائے بغیر ہم ملک کے دفاع کی بات کریں گے تو اپنے آپ کو دھوکا دیں گے۔ ہمیں دھوکے کی فضا سے نکلنا چاہیے۔ ہمیں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی پالیسیوں کا دوٹوک سامنا کرنا پڑے گا اور ملک کی معیشت کو ان کے چنگل سے نجات دلانے کے لیے ہمارے دو طبقوں کو بطورِ خاص اسٹینڈ لینا ہوگا۔ ایک طبقہ عیاش طبقہ ہے جس کو عیاشیاں چھوڑنی ہوں گی اور دوسرا طبقہ عوام کا ہے کہ عوام کو متحد ہونا ہوگا۔

میں یہاں ایک فارمولا ذکر کرنا چاہوں گا کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جب امیر المؤمنین بنے تو ان کو بھی اسی قسم کے مسائل درپیش تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے یہ کیا کہ تمام اَپر کلاس کے پاس بیت المال کے جو اثاثے تھے وہ سب ضبط کر کے بیت المال میں شامل کیے اور خود اپنی ذاتی زندگی میں تعیش چھوڑ کر سادہ زندگی پر آئے۔ اس لیے ہمارا عیاش طبقہ خواہ وہ کسی وردی میں ہو جب تک عیاشی نہیں چھوڑیں گے، ملک کی آزادی کا تحفظ ممکن نہیں ہے، عیاشی چھوڑنی پڑے گی اور غیر ملکی مداخلت سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے دوسرا کام یہ کیا کہ بہت سے ٹیکس ختم کیے۔ یہ تاریخی واقعہ ہے کہ انہوں نے جب عوام پر کئی ٹیکس ختم کیے تو وزارتِ خزانہ نے اعتراض کیا کہ پیسے کہاں سے آئیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک سال انتظار کرو۔ ایک سال کے بعد کی رپورٹ انہوں نے وزارتِ خزانہ کے سامنے رکھی اور کہا یہ دیکھو جب ٹیکس تھے تو ملک کی آمدنی دو کروڑ سالانہ تھی، اب ٹیکس نہیں ہیں تو بارہ کروڑ سالانہ آمدنی ہے۔ اس لیے ہمیں مغربی معیشت کے اصولوں کو چھوڑنا ہوگا، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہوگا، قناعت اختیار کرنی ہوگی اور آئی ایم ایف کے سامنے اسٹینڈ ایک دفعہ تو لینا ہی ہوگا۔ میں نے تیسرا دائرہ یہ عرض کیا ہے کہ ملک کی معاشی خودمختاری جب تک بحال نہیں ہوگی قومی آزادی مکمل نہیں ہوگی۔

(۴) نظریاتی دفاع:

چوتھا دائرہ نظریاتی ہے۔ ہم نے پاکستان بنانے سے پہلے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہاں پر اللہ و رسول کی حکومت قائم کریں گے اور پاکستان بننے کے بعد قرارداد مقاصد میں بھی یہ طے کیا تھا کہ یہاں اللہ و رسول کی حاکمیت ہوگی۔ عوام کے منتخب نمائندے حکومت کریں گے اور قانون قرآن و سنت کا ہوگا۔ شریعت کے قوانین نافذ کرنا اور سود کا خاتمہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم یہ نہیں کر رہے اور ہمیں اس محاذ پر بھی بین الاقوامی دباؤ کا سامنا ہے۔ آج بین الاقوامی حلقے، لابیاں، این جی اوز، یورپی یونین اور امریکہ آئی ایم ایف سمیت ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کو سیکولر ملک بناؤ اور قرارداد مقاصد کو پیچھے ہٹاؤ، قرآن و سنت

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

کی بالادستی اور سود کے خاتمے کی شرط ختم کرو۔

سب سے بڑی بات یہ کہ ہم نے اپنے عقیدے کے تحفظ کے لیے ۱۹۷۴ء میں ختمِ نبوت کے دفاع کا متفقہ قومی فیصلہ کیا تھا۔ ہم پر سب سے زیادہ دباؤ اس معاملے میں ہے۔ پاکستان کے نظریاتی دفاع کا تقاضا ہے کہ ہم قرارداد مقاصد، دستور کی اسلامی دفعات اور ختم نبوت کے مسئلے پر قومی فیصلوں کا تحفظ کریں اور اس کے لیے شعور کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔

عمومی ماحول پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ یہ کوششیں کچھ جماعتیں ہی کر رہی ہیں۔ اس لیے میں یہ بات پھر دہراؤں گا کہ فیصلہ قوم کے تمام طبقوں اور اداروں نے کیا تھا۔ قرارداد مقاصد کسی علماء کی جماعت نے نہیں بلکہ پارلیمنٹ نے منظور کی تھی۔ ۱۹۷۳ء کے دستور میں اسلامی دفعات علماء نے شامل نہیں کی تھیں بلکہ پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر شامل کی تھیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ علماء کا تھا یا پارلیمنٹ کا فیصلہ تھا؟ پارلیمنٹ کا فیصلہ قومی فیصلہ ہوتا ہے۔ اب قوم کے باقی طبقات کدھر ہیں؟ تاجر برادری، وکلاء حضرات اور وہ جماعتیں کہاں ہیں جنہوں نے قرارداد مقاصد، ۱۹۷۳ء کے دستور اور ختم نبوت کے فیصلے پر دستخط کیے تھے؟ میرا سوال ہے کہ جب فیصلہ کرنے میں سب اکٹھے تھے تو دفاع کرنا صرف مولوی کا کام کیوں ہے؟ اب جبکہ ان قومی فیصلوں کو چیلنجز درپیش ہیں تو ملک کے دوسرے طبقات کیوں سامنے نہیں آ رہے؟ ملک کے متفقہ فیصلے کو چیلنج ہو رہا ہے اور آپ آرام سے گھروں میں بیٹھے ہیں کہ مولوی صاحب! تم کام کرو ثواب ہوگا۔ ثواب تو مولوی کو ہوگا میں اس سے انکار نہیں کر رہا لیکن یہ سب کی متفقہ ذمہ داری ہے۔

میں نے آج دفاع پاکستان کے تقاضوں کے حوالے سے چار دائرے عرض کیے ہیں۔ ہم نے ملک کی سرحدوں کی تکمیل کرنی ہے، ان کا دفاع کرنا ہے۔ ہم نے مسلم تہذیب کا دفاع کرنا ہے اسے بحال رکھنا ہے اور انگریزی تہذیب کا اسی طرح مقابلہ کرنا ہے جس طرح ہندو تہذیب کا مقابلہ کیا تھا۔ ہم نے پاکستان کی معاشی خودمختاری بحال کرنی ہے تاکہ قومی خودمختاری قائم رہے۔ اور ہم نے ملک کے دستوری ونظریاتی فیصلوں کا تحفظ کرنا ہے۔ آج ہم اس کے لیے اپنے عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم جب تک زندہ ہیں ان شاء اللہ العزیز یہ کام کرتے رہیں گے اور اس کے لیے جو قربانی ہم سے ہوسکی، دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس وطن کو، اس کے فیصلوں اور اس کے امتیاز کو سلامت رکھیں اور ہمیں اس کا دفاع کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔☆☆

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو آپ ﷺ کا کرم تو یہ عزت نصیب ہو
روضے کی جالیوں کی زیارت نصیب ہو

اے کاش! اس جہاں میں بھی جنت نصیب ہو
یعنی حضور پاک ﷺ کی قربت نصیب ہو

ہوں جنت البقیع کے دامن میں دفن میں
زیر زمین رہ کے بھی رفعت نصیب ہو

پنہاں ہے جو حضور ﷺ کے خاص التفات میں
وہ کیف، وہ سرور، وہ لذت نصیب ہو

پروانہ بن کے جان نچھاور کروں بشوق
جلنے کو شمعِ ختم نبوت نصیب ہو

اک دن سبھی کو موت کا چکھنا ہے ذائقہ
ہے آرزو مری کہ شہادت نصیب ہو

عبدالحق تمنا

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

''صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحَابَة''

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

''جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے: اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔'' (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

حضرت زید بن سہل نجاری (ابوطلحہ) کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ رُمیصاء بنت ملحان (اُم سُلیم) نجاریہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد بیوہ ہوگئی ہیں تو وہ فرطِ مسرت سے اُچھل پڑے اور ان کی یہ خوشی کچھ زیادہ حیران کن بھی نہیں تھی، کیونکہ اُم سُلیم ایک پاک دامن، سنجیدہ و باوقار، عاقلہ اور مجموعۂ صفات خاتون تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کا ارادہ کرلیا کہ دوسرے خواہش مندوں سے پہلے ہی ان کو نکاح کا پیغام دے دیں اور ان کو اس بات کا پورا اطمینان تھا کہ اُم سُلیم ان کے مقابلے میں کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دے سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ مردانگی کا کامل نمونہ، معاشرے میں اونچے مقام کے مالک اور ایک دولت مند شخص تھے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے قبیلے بنونجار کے مشہور شہسوار اور یثرب کے معدودے چند اور نامور تیراندازوں میں سے تھے۔

یہ سب سوچ کر ابُوطلحہ اُم سُلیم کے گھر کی طرف چل پڑے، لیکن راستے میں ان کو خیال آیا کہ اُم سُلیم مکہ سے آئے ہوئے داعی (مصعب بن عُمیرؓ) کی باتیں سن کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لا چکی اور ان کے دین کی پیروی اختیار کرچکی ہیں، مگر تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ کیا ان کا پہلا شوہر جس کا ابھی انتقال ہوا ہے، اپنے

> **وہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور ان میں غیر معمولی شجاعت وجواں مردی کا مظاہرہ کرتے رہے**

آباؤ اجداد کے دین پر کاربند اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی دعوت سے بے تعلق نہیں تھا۔

ابوطلحہ نے اُم سُلیم کے دروازے پر دستک دی اور اُم سُلیم نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس وقت ان کا لڑکا انس بھی وہاں موجود تھا۔ ابوطلحہ نے بات چھیڑ دی اور حرف مدعا زبان پر لائے، لیکن اس وقت وہ سخت حیران ہوئے جب اُم سُلیم نے ان کی توقع کے خلاف جواب دیا:

''ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کی بات رد نہیں کی جاتی، لیکن جب تک آپ کفر پر قائم ہیں، میں آپ سے نکاح نہیں کرسکتی۔''

ابوطلحہ نے سمجھا کہ اُم سُلیم بہانہ کر رہی ہیں۔ دراصل وہ کسی ایسے شخص کو میرے اوپر ترجیح دے چکی ہیں جو مال اور افرادی قوت کے لحاظ سے مجھ سے برتر ہے، چنانچہ انہوں نے کہا:

''اُم سُلیم! خدا کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے انکار کی اصل وجہ یہ نہیں ہے۔''

''پھر کیا ہے میرے انکار کی اصل وجہ؟'' اُم سُلیم نے پوچھا۔

''سونا، چاندی اور مال و دولت۔'' ابوطلحہ نے جواب دیا۔

''سونا، چاندی؟'' اُم سُلیم نے حیرت کا اظہار کیا۔

"ہاں!" ابوطلحہ نے کہا۔

"ابوطلحہ! میں آپ کو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اگر آپ اسلام قبول کرلیں تو میں سونا، چاندی اور مال و دولت کے بغیر آپ سے نکاح کرلوں گی اور آپ کے اسلام کو اپنا مہر قرار دوں گی۔"

اُمِ سُلیمؓ کی یہ بات سن کر ابوطلحہ کا ذہن اپنے بُت کی طرف منتقل ہوگیا، جس کو انہوں نے نہایت نفیس اور قیمتی لکڑی سے تراشا تھا اور قبیلے کے دوسرے رئیسوں کی طرح اسے اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ لیکن اُمِ سُلیم نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے گرم لوہے پر مزید ضرب لگائی:

"ابوطلحہ! کیا آپ کو یہ بات نہیں معلوم کہ خدا کو چھوڑ کر آپ جس معبود کی پرستش کرتے ہیں وہ زمین سے اُگا ہوا ہے؟"

"کیوں نہیں، میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں۔" ابو طلحہ کے لہجے میں قدرے ندامت تھی۔

"تو کیا آپ کو کبھی اس بات پر شرمندگی کا احساس نہیں ہوتا کہ درخت کے ایک ٹکڑے کو معبود بنا کر آپ اس کی پوجا کرتے ہیں اور اسی درخت کے دوسرے ٹکڑے کو کوئی دوسرا شخص آگ جلانے کے لئے ایندھن کے طور پر استعمال کرتا اور اس سے کھانا پکاتا ہے؟" انہوں نے ایک لحظہ رُک کر کہا:

"ابوطلحہ! اگر آپ مسلمان ہوجائیں تو میں آپ کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے پر راضی ہوں اور اس صورت میں اسلام کے سوا میں آپ سے کسی مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی۔"

اُمِ سُلیمؓ نے آخری اور بھرپور ضرب لگائی۔

"مجھے دائرۂ اسلام میں داخل کون کرے گا؟" ابوطلحہ نے پوچھا:

"یہ کام میں خود کرلوں گی۔" حضرت اُمِ سُلیم نے جواب دیا۔

"وہ کس طرح؟" ابوطلحہ نے وضاحت چاہی۔

"وہ اس طرح کہ آپ اپنی زبان سے کلمۂ حق ادا کرتے ہوئے اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر آپ اپنے گھر جائیں اور اپنے بُت کو توڑ کر پھینک دیں۔"

حضرت اُمِ سُلیمؓ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

یہ سن کر ان کا چہرہ فرطِ مسرت سے جگمگا اٹھا اور وہ بے ساختہ بول پڑے: "اشھد ان لا اله الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ" اور پھر انہوں نے حضرت اُمِ سُلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا۔ مسلمان اس نکاح کے متعلق کہتے تھے کہ:

"ہم نے آج تک کسی مہر کے بارے میں نہیں سنا جو اُمِ سُلیم کے مہر سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہو۔ انہوں نے اسلام کو اپنا مہر قرار دیا۔"

اور اس روز سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلامی جماعت میں شامل ہوگئے اور انہوں نے اپنی غیر معمولی اور بے مثال صلاحیتیں اس کی خدمت کے لئے وقف کردیں۔ وہ ان ستر افراد میں سے تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ اس وقت ان کے ساتھ ان کی بیوی حضرت اُمِ سُلیمؓ بھی تھیں۔ وہ ان بارہ آدمیوں میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانانِ یثرب کا نقیب بنایا تھا۔ وہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور ان میں غیر معمولی شجاعت و جواں مردی کا مظاہرہ کرتے رہے، لیکن ان کا سب سے بڑا اور ناقابل فراموش دن یومِ اُحد ہے، جس کی روئیداد نذرِ قارئین ہے:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ ایسی محبت جس کی جڑیں ان کے دل کی گہرائیوں میں اتری ہوئی تھیں، ایسی محبت جو ان کی رگوں میں خون کے ساتھ گردش کرتی تھی۔ ان کا حال یہ تھا کہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھنے سے کبھی آسودہ ہوتے، نہ آپ کی پیاری باتیں سننے سے سیراب ہوتے اور جب کبھی تنہائی میں آپ کے پاس ہوتے تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہتے: "میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہے، میرا چہرہ آپ کے لئے ڈھال ہے۔"

جنگ اُحد میں جب ایک موقع پر مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر منتشر ہوگئے اور مشرکین نے ہر طرف سے آپ پر دھاوا بول دیا، آپ کے دانت شہید کردیئے، پیشانی اور ہونٹوں کو زخمی کردیا اور چہرۂ مبارک کو لہولہان کردیا، یہاں تک کہ دشمنوں نے یہ افواہ اڑادی کہ محمد (نعوذ باللہ) قتل کردیئے گئے، جس سے مسلمانوں کے حوصلے بالکل پست ہوگئے۔ اس کٹھن وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف چند آدمی رہ گئے تھے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان میں پیش پیش تھے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ایک مضبوط اور غیر متزلزل پہاڑ کی طرح کھڑے ہوگئے، اور آپ

نے کفار کے تیروں اور نیزوں سے بچنے کے لئے ان کی آڑ لے رکھی تھی۔ انہوں نے کمان کی تانت چڑھائی اور اس پر تیر جوڑ جوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے کفار پر تیروں کی بارش کردی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پیچھے سے جھانک کر یہ دیکھنے کی کوشش کرتے کہ ان کے تیر کہاں گر رہے ہیں تو وہ زخمی ہونے کے خوف سے یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیچھے ہٹادیتے:

''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، ان کی طرف نہ جھانکیں، کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زخمی نہ کردیں۔ میری گردن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار، میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سینہ سپر ہوں۔''

جس طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جنگ کے مواقع پر بے دریغ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے حاضر رہتے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انفاق فی سبیل اللہ کے ہر موقع پر اپنا مال خرچ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیتے تھے، انہیں مواقع میں سے ایک موقع یہ ہے:

ان کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ تھا جو اپنے درختوں کی کثرت، پھلوں کی عمدگی اور پانی کی شیرینی کے لحاظ سے یثرب کے تمام باغوں سے اچھا تھا۔ ایک روز حضرت ابوطلحہؓ اس کے گھنے سائے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ایک خوش الحان پرندے نے ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی جس کے پر سبز، چونچ سرخ اور پاؤں رنگین تھے۔ وہ درختوں کی شاخوں پر خوشی سے چہچہاتا، رقص کرتا اور پھدکتا پھر رہا تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ کو یہ منظر اتنا بھلا معلوم ہوا کہ تھوڑی دیر کے لئے وہ اس کی دلکشی میں کھو گئے۔ جب ان کی توجہ نماز کی طرف واپس آئی تو وہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، دو؟ تین؟ وہ سوچتے رہ گئے مگر کچھ یاد نہیں آیا۔

وہ نماز ختم کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنے نفس کی شکایت کی، جس کو باغ، اس کے گھنے اور سایہ دار درختوں اور اس کے خوشنوا پرندے نے نماز سے غافل کردیا۔ پھر انہوں نے کہا:

''اللہ کے رسول! آپ گواہ رہیں، میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں صدقہ کررہا ہوں۔ آپ اس کو جس مصرف میں چاہیں صرف کریں۔''

حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی پوری زندگی صائم النہار اور مجاہد فی سبیل اللہ کی حیثیت سے گزاری اور اسی حالت میں انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تقریباً تیس سال زندہ رہے۔ یہ پوری مدت انہوں نے روزہ کی حالت میں گزاری اور ایام عیدین کے سوا، جن کے روزے حرام ہیں، انہوں نے کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔

انہیں کافی طویل عمر ملی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہوگئے تھے۔ لیکن یہ ضعف بھی ان کے جذبۂ جہاد کو سرد نہیں کرسکا۔ وہ بڑی پابندی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے اور اعلائے کلمۃ اللہ اور اقامتِ دین کی فوجی مہمات میں شریک ہوتے تھے۔ انہیں میں سے ایک مہم وہ تھی کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مسلمانوں نے بحری جنگ کا ارادہ کیا تو انہوں نے بھی اس میں شرکت کی تیاریاں شروع کردیں۔ یہ دیکھ کر ان کے لڑکوں نے کہا:

''ابا جان! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کافی جہاد کرچکے ہیں۔ اب آپ بہت بوڑھے ہوچکے ہیں۔ یہ عمر جہاد کی نہیں ہے۔ اب آپ آرام کریں اور ہمیں چھوڑیں، ہم آپ کی طرف سے جہاد میں حصہ لیں گے۔''

مگر وہ نہیں مانے اور انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انفروا خفافاً و ثقالاً...'' (نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل) اس نے عمر کی تحدید کے بغیر نکلنے کا حکم دیا ہے، خواہ ہم بوڑھے ہوں یا جوان۔

اور جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی فوج کے ساتھ بحری جہاز میں سوار، سمندر کا سفر کررہے تھے.... سخت بیمار پڑے اور اسی بیماری میں اپنے رب سے جاملے۔

انتقال کے بعد ان کو دفن کرنے کے لئے مسلمان کسی جزیرے کی تلاش میں تھے مگر سات روز سے پہلے ان کو اپنے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکی۔ اس دوران ان کی لاش کپڑے سے ڈھکی ہوئی ان کے درمیان رکھی رہی اور اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں واقع ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ بڑے آرام سے سورہے ہیں اور ان کو ان کے اہل وعیال اور ملک و وطن سے بہت دور سمندر کے درمیان دفن کردیا گیا۔ ☆☆

فتنۂ قادیانیت.....عقائد ونظریات

چوتھی قسط

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

نئے مذہب کے مضمرات:

قادیانیوں نے اس ہمہ گیر قسم کے اختلاف کو اپنے منطقی نتائج کی آخری حد تک پہنچایا اور باقی مسلمانوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے اور اپنے آپ کو ایک علیحدہ امت کے طور پر منظم کیا۔ قادیانیوں کے لٹریچر سے مندرجہ ذیل شہادت اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔“ (انوارِ خلافت، مجموعہ تقاریر مرزا بشیر الدین محمود، ص:۸۹)

”سیدنا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور صریح الفاظ میں لکھا ہے کہ آپ کو خدا نے بتایا ہے کہ احمدیوں پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر، مکذّب اور متردّد کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر کوئی احمدی ان تینوں قسم کے لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔“ (اخبار الفضل قادیان، ج:۸، نمبر ۳۱، مورخہ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

”ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ وہ ہمارے نزدیک وہ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔“ (انوارِ خلافت، ص:۹۰، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود وخلیفہ قادیان)

غیر احمدی سے رشتے کی ممانعت:

مرزا غلام احمد نے ایک قادیانی کے خلاف جس نے ایک غیر قادیانی کو اپنی بیٹی نکاح کر کے دی تھی، سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ ایک اور شخص نے بار بار اسی طرح کی اجازت چاہی اور بیان کیا کہ اسے حالات کا دباؤ ایسا کرنے پر مجبور کر رہا ہے، لیکن مرزا صاحب نے اس سے یہی کہا کہ اپنی لڑکی بٹھائے رکھو، لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد اس نے لڑکی غیر احمدیوں میں دے دی تو مرزا صاحب کے خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اس شخص کو امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی، باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ (انوارِ خلافت از میاں بشیر الدین محمود، ص:۹۳، ۹۴)

مرزا صاحب نے اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ اسی طرح کا سلوک روا رکھیں جس طرح کا سلوک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ روا رکھا تھا۔ ان کی نمازیں غیر قادیانیوں سے الگ کر دی گئی ہیں۔ انہیں اپنی بیٹیاں مسلمانوں کے نکاح میں دینے سے منع کیا اور کسی قادیانی کو کسی مسلمان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم دیا۔ (اس ضمن میں چوہدری ظفر اللہ کا کردار تمام دنیا کو معلوم ہے کہ انہوں نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں بھی شمولیت نہ کی حالانکہ وہ موقع پر موجود تھے)۔

مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں:

”غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کے لئے اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے، سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت بھی ہے؟ تو میں کہتا ہوں: نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض

اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو بھی سلام کیا۔‘‘ (کلمۃ الفصل از بشیر الدین محمود مطبوعہ رسالت ریویو آف ریلیجنز نمبر ۴، ج:۱۴، ص:۱۶۹)

سامراجیوں کے ساتھ وفاداری:

تحریک قادیانیت کی ابتدا ہی سے قادیانی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ ایک نئی نبوت کا دعویٰ کسی آزاد اسلامی مملکت میں پروان نہیں چڑھ سکتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمان کبھی اس کے دعوے کو گوارا نہیں کرسکتے اور اس قسم کی سرگرمیوں کی کبھی اجازت نہیں دے سکتے، جس سے امت کے استحکام کو نقصان پہنچے۔ وہ اس سلوک کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو ابتدائے اسلام سے آج تک کذابوں یعنی نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے ساتھ روا رکھتے چلے آئے ہیں۔ وہ تاریخ اسلام کے حوالے سے جانتے ہیں کہ اس قسم کے جھوٹے ادعائے نبوت سے پیدا ہونے والے نئے فرقوں کو اسلامی دنیا میں کبھی پھولنے پھلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ لہٰذا ان کو کبھی یہ توقع نہ ہوسکتی تھی کہ دنیا کے کسی آزاد مسلم معاشرے میں ان کی اس نئی نبوت کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان کی یہ نئی نبوت کسی غیر مسلم حکومت کے اندر ہی نشوونما حاصل کرسکتی ہے۔ لہٰذا وہ تمام اسلام دشمن قوتوں کو اپنی پوری وفاداری کا یقین دلاتے رہے ہیں۔ نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود اب ایک کھلا راز ہے۔ اسرائیل کے اندر ان کا ایک مستقل دفتر قائم ہے۔ یہ بات ان کے مفادات کے عین مطابق ہے کہ مسلمان ہمیشہ غیر مسلموں کی ایڑیوں کے نیچے رہیں اور صرف اسی صورت میں انہیں کھل کھیلنے کے مواقع نصیب ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی سرگرمیوں کے شکار صرف معصوم اور ناخواندہ مسلمان ہوسکتے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مسلم عوام غیر مسلموں کے تسلط کے تحت ہی رہیں تاکہ وہ ان مسلمانوں کا اچھی طرح استحصال کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غیر مسلم حکومتوں کے ساتھ ہمیشہ غیر مشروط اور پُرخلوص وفاداری کا اعلان کرتے چلے آئے ہیں، جبکہ ایک آزاد اور خود مختار مسلم ریاست ان کے لئے کبھی خوشی کا باعث نہیں رہی۔

مندرجہ بالا حقائق کے اثبات کے لئے مرزا غلام احمد اور ان کی پیروؤں کے چند در چند بیانات میں سے اقتباسات دیئے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

’’اس گورنمنٹ کا ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہوسکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اس (برطانوی حکومت) کے خلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔‘‘ (مرزا غلام احمد قادیانی، ملفوظات احمدیہ، ج:۱، ص:۱۴۶)

’’میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلاسکتا ہوں، نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں، مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ لہٰذا اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں، کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ ہے۔‘‘ (تبلیغ رسالت، ج:۶، ص:۶۹، از مرزا غلام احمد قادیانی)

’’یہ سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ۔ پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ اس کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت بھی تمہیں نابود کردے گی۔ یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو، یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو، سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو، ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سنو! انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے، تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم جان و دل سے اس سپر کی قدر کرو اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں، کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے، وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔‘‘ (اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت، اشتہار من جانب مرزا غلام احمد

قادیانی، مطبوعہ تبلیغ رسالت، ج:۱۰،ص:۱۲۳)

سامراجی طاقت کے ساتھ وفاداری:

لاتعداد مواقع پر مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی حکومت کے ساتھ اپنی گہری وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ وہ کیسے فخریہ انداز میں اپنے آپ کو برطانوی استعمار پسندوں کا قدیمی خیرخواہ کہتے ہیں۔ ایک اور موقع پر وہ اپنے آپ کو انگریزوں کا خودکاشتہ پودا کہتے ہیں۔ ہم مرزا صاحب کی بعض تحریروں کے اقتباسات دیتے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ استعمار پسندوں کے کتنے گہرے وفادار ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے ایک عرضداشت جو ہزایکسلینسی لیفٹیننٹ بہادر کو بھیجی گئی (جس کا متن تبلیغ رسالت جلد ہفتم، مطبوعہ فاروق پریس قادیان، اگست ۱۹۲۲ء میں ہے) بڑی دلچسپ ہے۔ اس عرضداشت میں انہوں نے برطانوی حکومت کے ساتھ اپنے خاندان کی گہری وفاداری، ان تعریفی سندات کے حوالے سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو کمشنر لاہور ڈویژن، فنانشل کمشنر پنجاب اور دیگر برطانوی افسروں نے ان کے والد غلام مرتضیٰ کو برطانوی حکومت کی خدمات سرانجام دینے کے عوض عطا کی تھیں۔ وہ اپنے خاندان کے دیگر افراد کی وفادارانہ خدمات بھی گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں، جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں.....اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔ اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کرکے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن و امان اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کررہے ہیں۔" (تبلیغ رسالت، ج:۷، ص:۱۰، مؤلفہ قاسم علی قادیانی)

(جاری ہے)

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہوجائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کرچکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکماء محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیارکردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

خصوصی نوٹ: 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائینہ فیس مبلق 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔ علاج بالدوا پر عمل کریں انشاء اللہ شفا ہوگی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ھیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج و کزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیموفیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضا کا سُن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولاد نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلھڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	بچی لاغری کوتاہی	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹیؒ
0321-7545119
0345-7545119
ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں۔ مس کال نہیں کال کیجئے
یوبی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، پشاور

رپورٹ:.... مولانا مفتی محمد یاسر

ستمبر کا مہینہ قریب آتے ہی ختم نبوت کانفرنسوں کی گویا بہار آ جاتی ہے، ملک بھر کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا پشاور اور دیگر اضلاع میں یکم تا ۱۰ر ستمبر ’’عشرۂ ختم نبوت‘‘ کے طور پر منایا جاتا ہے جن میں ۷ر ستمبر ’’یوم ختم نبوت‘‘ قصہ خوانی بازار میں منعقد ہونے والی کانفرنس مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ر ستمبر یوم ختم نبوت کو جو کانفرنس قصہ خوانی بازار پشاور میں منعقد ہوا کرتی تھی سکیورٹی خدشات کے پیش نظر اس سال کانفرنس کو خزانہ شوگر ملز چارسدہ روڈ پشاور کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں منتقل کیا گیا۔ حسب سابق کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں ابتدائی مراحل میں پورا ضلع پشاور اور گردونواح کے علاقوں میں عشرۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں مختلف جگہوں پر ختم نبوت پروگرام منعقد کئے گئے۔ جن میں آنے والی کانفرنس کی خصوصی دعوتی مہم چلائی گئی۔

۷ر ستمبر ۲۰۲۳ء کو منظم انتظامات کے ساتھ خزانہ شوگر ملز کے وسیع وعریض گراؤنڈ کو ختم نبوت کانفرنس کے لیے سجایا گیا، اس موقع پر اہل پشاور کا جوق در جوق اس کانفرنس میں شرکت کرنا دیدنی تھا کانفرنس کے اختتام تک پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ تلاوت کلام پاک اور حمد و نعت کے بعد مہمان علمائے کرام اور مقامی علما و قائدین کے بیانات ہوئے۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہمیشہ امت نے قربانی دی ہے تو اس کا صلہ انشاء اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب اور شفاعت کی صورت میں ملے گا۔ تاریخ گواہ ہے جب کبھی بھی قادیانیوں نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھایا ہے تو وہ اپنے پاؤں کے اوپر کلہاڑا مارنے کے مترادف ثابت ہوا ہے۔

چنانچہ ۱۹۵۳ء میں قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کے اسلام و پاکستان دشمن اقدامات کے خلاف جو تحریک چلی تو اس میں امت مسلمہ کے اکابرین اور مسلمانوں نے دس ہزار نفوس مقدسہ کی قربانی پیش کی۔ پوری دنیا کے سامنے قادیانیت بے نقاب ہوگئی اور قادیانیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اس کے بعد سن ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر حملہ کیا تو اس کا نتیجہ میں بھی قادیانی ذلیل اور خوار ہوئے۔ پارلیمنٹ کے ذریعے متفقہ طور سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اس ناسور کو امت مسلمہ کے جسد اطہر سے اکھاڑ پھینکا۔ اسی وجہ سے قادیانیوں کے دجل سے آج کل کا مسلمان کافی حد تک محفوظ ہے۔ آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تمام شرکائے جلسہ سے عقیدۂ ختم نبوت کی خاطر مر مٹنے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر پہرا دینے کے لیے تیار رہنے کا عہد لیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہر مسلمان کے سینہ میں موجزن ہے۔ مسلمان کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا ناطہ اور رشتہ توڑنے کے لیے تیار نہیں۔ اسی محبت اور جذبے کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے کام کے لیے ہر میدان، ہر محاذ پر قادیانیت اور اسلام دشمنوں کے خلاف ہمہ وقت سینہ سپر رہتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کی خاطر اگر جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو یقیناً امت اس قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ آج ۷ر ستمبر ’’یوم ختم نبوت‘‘ کو مسلمان اسی جذبے سے سرشار ہوکر جس طرح کانفرنس، ریلی اور جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں موجودہ دور میں یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ومحبت اور آپ کی ناموس کی خاطر مر مٹنے کا واضح ثبوت ہے۔ تمام اہلِ پشاور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقدس پلیٹ فارم سے اسی عہد

کی تجدید کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے کہا کہ تمام امت مسلمہ کی وحدت اور کامیابی کا راز عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ ایسا مقدس عقیدہ ہے کہ امت کبھی بھی اس عقیدے میں دورائے کا شکار نہیں ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اسی عقیدے کی حفاظت کی خاطر ایک جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف اکٹھے ہو کر امت کا پہلا اجماع منعقد کیا اور یمامہ کے میدان میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امت کے سامنے اس عقیدے کی اہمیت کو کھول کر رکھ دیا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کی خاطر سر کٹوانا پڑے تو یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سچی وفاداری ہے اور ایک غلام کے اوپر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی حق ہے کہ وہ اپنے آقا کی عزت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کردے۔ انشاءاللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت اور ہر ایمان دشمن کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوگی۔

صوبائی مبلغ ختم نبوت مولانا عابد کمال صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ آج کل کے نوجوانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کا شعور دلانے کی شدید ضرورت ہے کیونکہ سوشل میڈیا کے ذریعے قادیانیت کا پرچار زوروشور سے جاری ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل نادانستہ طور سے قادیانیت کے بھنور میں پھنس جاتی ہے، لہٰذا وقت کی اہم ضرورت اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کو سمجھا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور مبلغین ختم نبوت سے رابطہ میں رہیں تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے انہیں گمراہ نہ کیا جا سکے۔

مفکر ختم نبوت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے اپنے خطاب میں یہ اعلان کیا کہ آئندہ سال ۲۰۲۴ء میں قادیانیوں کو قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ۵۰ سال پورے ہونے کی بنا پر گولڈن جوبلی کا سال ہے، لہٰذا پورے سال اسی سلسلے کے پروگرامات منعقد ہوں گے۔ کانفرنس کے آخر میں مولانا خیرالبشر صاحب سابق امیر جمعیت علماء اسلام ضلع پشاور نے قراردادیں پیش کیں۔ مولانا بصیر خان صاحب حقانی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن ٹو، مولانا تاج محمد اظہر صاحب، مفتی صفی اللہ حقانی صاحب، مولانا شکیل احمد صاحب اور مولانا طارق اقبال صاحب نے انتظامی امور سرانجام دیئے۔ مہمانان خصوصی حضرت مولانا صاحبزادہ زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالہادی ٹیکسلا، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ مولانا قاری اسلم صاحب، مولانا سید ساجد شاہ باچا صاحب، مفتی سلیمان فدا صاحب اور معزز شرکاء میں سے حاجی تاج محمد مہمند خلیل صاحب، حافظ عابد صاحب، قاری زاہد اللہ صاحب، مولانا اعجاز صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا اعجاز مصطفیٰ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے کانفرنس کی قبولیت اور تمام شرکاء کے لیے ایمان و ملک کی حفاظت کے لیے خصوصی دعائیں مانگیں۔☆☆

حافظ حمداللہ پر بزدلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں: علمائے کرام

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، سیکرٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا محمد اشرف گجر و دیگر علماء کرام نے مستونگ کے علاقے میں ترجمان پی ڈی ایم و شاہین جمعیت حافظ حمداللہ پر حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ تسلسل کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کے قائدین اور کارکنان پر حملے قابل تشویش ہیں ایسے بزدلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے حافظ صاحب اور ان کے رفقاء کی صحت یابی کے لیے تمام کارکنان سے اپیل کی ہے کہ خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین کی حفاظت فرمائے اور انہیں صحت وتندرستی عطا فرمائے۔ سانحہ باجوڑ اور اس سے قبل واقعات میں بھی جے یو آئی کے کارکنان اور قیادت کو نشانہ بنایا گیا۔ علماء کرام نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے آئین اور ریاست کا ساتھ دیا، اب ریاست جے یو آئی کو تحفظ فراہم کر کے اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ اس قسم کے دہشت گردانہ واقعات میں اضافہ سکیورٹی اداروں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حکومت مستونگ دھماکہ کی فوری تحقیقات کر کے واقعہ میں ملوث کرداروں کو عبرتناک سزا دے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، اورنگی ٹاؤن

(منعقدہ 2/ستمبر 2023ء مجاہد گراؤنڈ اورنگی ٹاؤن کی تفصیلی رپورٹ)

مولانا محمد شعیب کمال

مئی 2023ء میں مرکز کی جانب سے اعلان ہوا کہ کراچی میں ضلعی سطح پر ختم نبوت کانفرنسز منعقد کی جائیں گی۔ اور ضلع غربی کے لئے 2/ستمبر 2023ء بروز ہفتہ کا دن منتخب ہوا۔ اگلے ہی دن 11/مئی جمعرات کو جماعت کی ضلعی سطح کے ذمہ داران کی مشاورت ہوئی۔ قباء مسجد سیکٹر 4 اورنگی ٹاؤن کراچی کے چمن میں اورنگی ٹاؤن کے نگران مولانا محمد وسیم، ان کے معاون مولانا عثمان شاکر، مؤمن آباد ٹاؤن کے نگران مولانا محمد مشتاق اور راقم الحروف (محمد شعیب کمال، مسئول ضلع غربی) شریک ہوئے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ اس پروگرام کو بڑی سطح پر کامیاب کیا جائے گا۔ اجلاس میں جلسہ کا مقام بھی طے پایا کہ مجاہد گراؤنڈ کے وسیع و عریض میدان میں یہ جلسہ منعقد ہوگا اور اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کردی جائیں۔

28/مئی بروز جمعرات جامع مسجد اللہ اکبر مومن آباد میں دوسری میٹنگ ہوئی۔ اس اجلاس میں اورنگی ٹاؤن سے مولانا محمد وسیم، مولانا عثمان شاکر، مفتی محمد، بھائی گل زیب، بھائی ضیاء الرحمٰن، مومن آباد ٹاؤن سے مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا عمار اسلام، مولانا یوسف، مولانا اشفاق، بھائی زبیر اسلام اور راقم الحروف شریک ہوئے۔ اجلاس میں جلسہ کی کامیابی کے لئے تین کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

مولانا مشتاق احمد شاہ دعوتی کمیٹی کے ذمہ دار مقرر ہوئے۔ ان کی معاونت کے لئے مفتی محمد، مولانا عثمان شاکر، مولانا یوسف اور مولانا اشفاق کی تشکیل کی گئی۔ ان کی ذمہ داری جلسہ کی ہر ممکن تشہیر تھی۔

7/جون بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے کارکنان کے لئے ''ورکرز کنونشن'' کا انعقاد کیا گیا۔ کنونشن جامع مسجد قباء سیکٹر 4 اورنگی ٹاؤن کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ قاضی صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ ہم سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اس جلسہ کو کامیاب کر کے زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کرنی ہے۔ اور اس کے لئے دن رات ایک کر کے خوب محنت اور لگن سے کام کرنا ہوگا۔ کنونشن میں ضلع بھر کے 150 کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی اور 2/ستمبر کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور کوششوں کا عزم کیا۔

15/جون کو دعوتی کمیٹی کا اجلاس ہوا اور طے ہوا کہ ماہ اگست میں مساجد کے ائمہ کرام کے لئے اجلاس رکھے جائیں گے اور پورے ضلع کے علماء کو کانفرنس کی تیاریوں میں شریک کیا جائے گا۔

2/جولائی کو راقم نے مولانا محمد وسیم اور بھائی زبیر اسلام کے ہمراہ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر اور پیپلز پارٹی ضلع غربی کے جنرل سیکرٹری جناب علی احمد جان سے ملاقات کی۔ جلسہ گاہ کی تیاری سیکورٹی انتظامات اور جلسہ کی اجازت نامے کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔

19/جولائی کو راقم نے بھائی علی احمد جان کے ہمراہ میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب سے ملاقات کی اور انہیں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یکم اگست کو بھائی زبیر اسلام سے مشاورت میں جلسہ کی تشہیر و دعوت کے لئے باقاعدہ سوشل میڈیا ٹیم تشکیل دینے کا فیصلہ ہوا تاکہ سوشل میڈیا پر بھی بھرپور مہم چلائی جاسکے۔

8/اگست کو مولانا قاضی احسان احمد صاحب ضلع کے دورہ پر تشریف لائے نماز عصر کے بعد جامع مسجد عثمان غنی، میٹرو ول نمبر 1 میں بیان ہوا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ سیکٹر ساڑھے گیارہ اورنگی ٹاؤن میں بیان ہوا، جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء سیکٹر 4 اورنگی ٹاؤن میں علاقے کے علماء کرام کا اجلاس طے تھا۔ 2/ستمبر کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلے

میں ضلع بھر میں ائمہ مساجد اور خطباء کرام کے اجلاسات رکھے گئے تھے۔ اس سلسلے کا یہ پہلا اجلاس تھا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں میٹروول، فرنٹیئر، ضیاء کالونی، راجہ تنویر کالونی، ایم پی آر کالونی، اورنگی ٹاؤن اور بنارس کے 60 علماء کرام شریک ہوئے۔ تلاوت ونعت کے بعد قاضی صاحب نے گفتگو کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کا طریقہ کار اور مختصر کارگزاری پیش کی۔ بعد میں راقم نے آج کے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے علماء کرام سے تجاویز طلب کیں۔

15/ اگست بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد البدر ایم پی آر کالونی میں ائمہ مساجد کا دوسرا اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مفتی امداد اللہ عبدالقیوم صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں قصبہ کالونی، ایم پی آر کالونی اور پیرآباد کے 45 علماء کرام نے شرکت کی۔ راقم نے ایجنڈا پیش کیا علماء کرام نے اپنی تجاویز سے آگاہ کیا اور مفتی امداد اللہ عبدالقیوم نے اختتامی کلمات ودعا کروائی۔

16/ اگست بروز بدھ بعد نماز عشاء ائمہ کرام کا تیسرا اجلاس جامع مسجد طاہری فرنٹیئر موڑ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مفتی عبدالقدوس صاحب نے کی۔ یہاں اورنگی 4 نمبر، 5 نمبر، شیر خان آباد اور اگرور کالونی کے کل 15 علماء کرام شریک ہوئے۔

17/ اگست بروز جمعرات راقم نے جلسہ کی انتظامی کمیٹی کے ہمراہ جلسہ گاہ کا جائزہ لیا۔ گراؤنڈ کمیٹی کی مشاورت سے جلسہ گاہ کی تیاری، سٹیج کا مقام، راستوں کی تعیین، ڈیکوریشن اور دیگر امور طے کئے گئے۔

18/ اگست بروز جمعہ ائمہ مساجد کا چوتھا اجلاس جامعہ معاذ بن جبل سیکٹر ساڑھے گیارہ نزد چاندنی چوک میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مفتی عبدالکبیر مینگل صاحب نے کی۔ یہاں راجہ تنویر کالونی، ایل بلاک، سیکٹر ساڑھے گیارہ، 12 نمبر اور 13 نمبر اورنگی ٹاؤن کے 25 علماء کرام شریک ہوئے۔

19/ اگست بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد غفوریہ مومن آباد بازار میں علماء کرام کا پانچواں اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا مقصود عباسی صاحب نے کی۔ یہاں مؤمن آباد، فقیر کالونی، قائدعوام کالونی اور بجلی نگر کے 25 علماء کرام نے شرکت کی۔ اسی دن بعد عشاء اورنگی سیکٹر ساڑھے گیارہ کے کچھ نوجوان ساتھیوں نے صابری چوک کے قریب ایک گلی میں ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جہاں بندہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر سیر حاصل گفتگو کی اور سامعین کو 2 ستمبر کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی ترغیب دی۔

20/ اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء میٹروول میں میٹروول کے ائمہ مساجد اور خطباء کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اس سلسلے کا چھٹا اجلاس تھا۔ اجلاس کی صدارت استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ حضرت مولانا شیخ عزیز الرحمٰن صاحب نے کی۔ اجلاس میں 65 سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔ ابتداء بھائی ضیاء الرحمن صاحب کی تلاوت سے ہوئی۔ جس کے بعد راقم نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور اب تک کی کارگزاری پیش کی۔

21/ اگست بروز پیر بعد نماز عشاء جامعہ مظاہر العلوم پٹھان کالونی میں ساتواں اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت مفتی عبداللطیف صاحب نے کی۔ یہاں پٹھان کالونی باوانی چالی اور بنارس کے 17 ائمہ کرام شریک ہوئے۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد ارکانیہ گلشن بہار میں علماء کرام کا آٹھواں اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا عمر مینگل صاحب نے کی۔ یہاں گلشن بہار، خیرآباد، اللہ وارث کالونی اور گلشن غازی کے 45 علماء کرام شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد راقم نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا۔ تمام علماء کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے مفید تجاویز پیش کیں۔ مولانا عمر مینگل صاحب کی دعاء پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں اجلاس کے میزبان اور ارکانیہ مسجد کے امام وخطیب مولانا ابوبکر صاحب نے پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔

22/ اگست بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد حقانی ضیاء کالونی میں اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اس سلسلے کا نواں اور آخری اجلاس تھا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مفتی عبدالجبار صاحب نے کی۔ اجلاس میں ضیاء کالونی کے 30 علماء کرام شریک ہوئے۔ راقم نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور مفتی عبدالجبار صاحب کی دعاء پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ مولانا اشفاق صاحب نے تمام علماء کرام کی کھانے پر بھی بھرپور میزبانی کی۔ ان تمام نو اجلاسات میں مجموعی طور پر اورنگی ٹاؤن اور مومن آباد ٹاؤن کے 327 علماء کرام شریک ہوئے اور تمام احباب نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم بھرپور تیاری کے ساتھ اپنے متعلقین کے ساتھ پروگرام میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں گے۔ اجلاس مکمل ہوئے تو مساجد میں بیانات اور انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ (باقی صفحہ 26 پر)

یومِ تشکر ریلی، سرائے نورنگ

رپورٹ:.... مولانا محمد ابراہیم ادہمی

ماہ ستمبر شروع ہوتے ہی ملک بھر میں عشرۂ ختم نبوت منایا جاتا ہے۔ کانفرنسوں، جلسوں، تشکر ریلیاں اور تجدید عہد کے نام سے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں اور چھوٹے بڑے شہروں میں پروگرامز منعقد ہوتے ہیں، لیکن اس سال ستمبر سے پہلے اگست میں ختم نبوت کے پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوکر ستمبر کے آخر تک جاری رہا۔ ملک کے دیگر اضلاع کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت میں بھی ۷ ستمبر کو یوم تشکر جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ ضلعی سطح پر سرائے نورنگ میں یوم تشکر ریلی نکالتے ہیں، ریلی کی کامیابی کے لئے اس دفعہ بھی ریلی سے پہلے سینکڑوں چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کیے اور وسیع تعداد میں پمفلٹ تقسیم کیے۔ دینی مدارس، اسکول اور کالج کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دے دی گئی۔

یکم ستمبر بروز جمعہ المبارک کو نماز جمعہ کے خطبے میں ضلع بھر کے تمام علماء کرام اور خطباء عظام نے عقیدۂ ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت پر مفصل بیانات ارشاد فرمائے اور ’’۷ ستمبر، یوم تشکر ریلی‘‘ میں شرکت کی اپیل کی۔

۷ ستمبر بروز جمعرات کو جامع مسجد میناری نورنگ سے نماز ظہر کے بعد تین بجے ایک عظیم الشان تشکر ریلی نکالی گئی جس کی قیادت قائمقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب، سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے ضلعی رہنما مولانا قاری سیف الرحمٰن صاحب، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے سابقہ امیر مولانا عبدالرحیم صاحب، جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب مولانا عبدالحمید صاحب، آل نورنگ یونین فیڈریشن کے صدر حاجی عظیم خان صاحب، یوسی نورنگ کے امیر مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، پیر طریقت مولانا عبدالصبور صاحب، مولانا گل بادشاہ، مولانا عجب نور حیدر صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب، مفتی رضوان صاحب، مولانا امجد طوفانی، مولانا برہان الدین، ملک ماجد حسین سمیت بڑی تعداد میں اسکول، کالجوں و دینی مدارس کے طلباء، علماء، خطباء، ائمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے۔ یوم تشکر ریلی جامع مسجد میناری پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی اور بازار کی مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کرگئی۔ جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷ ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے، کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے اُمت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ اس عظیم فیصلے پر ہم اُس وقت کے وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب، قائد حزب اختلاف و قائد جمعیت مفتی محمود صاحبؒ، مفکر ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمد صاحب اور خان عبدالولی خان سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن اکابرین بالخصوص شیخ الحدیث مولانا انورشاہ کشمیریؒ، امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیخ الحدیث مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندرؒ سمیت محافظین ختم نبوت، اسیرانِ ختم نبوت، شہدائے ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے دلیرانہ فیصلہ سنایا تھا ٹھیک اسی طرح ۷ ستمبر کا دن سرکاری طور پر منایا جائے۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور پاکستان

بنانے کا مطلب بھی یہی تھا کہ یہاں پر قرآن و سنت کا قانون ہوگا اور تمام اہم اور کلیدی عہدوں پر مسلمان فائز ہوں گے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں جو کہ ایک اسلامی ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور یہی قادیانی پاکستان کے اہم راز اور منصوبے دشمن کو باآسانی دے سکتے ہیں، انہی قادیانیوں کے بارے میں مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ ’’قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں‘‘ لہٰذا پاکستان کا اسلامی آئین کسی بھی قادیانی کو اہم عہدوں پر نامزد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

یوم تشکر ریلی قائم مقام امیر محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار صاحب کے آخری بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کے اختتام پر صرف چار دن بعد نماز ظہر کے فوراً بعد ۱۱ر ستمبر بروز سوموار کو لکی سٹی میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان بھی کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب کی صحت اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی کی بیٹی کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

دریں اثناء ۷ر ستمبر صبح کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل غزنی خیل میں تحصیل امیر مولانا علی نواز صاحب کی قیادت میں غزنی خیل سے درہ پیزو تک موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی تھی، ریلی کی اختتام پر ڈاکٹر خالد رضا صاحب، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر سابقہ MNA شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور صاحب، مولانا ارشاد اللہ صاحب، مولانا محمد رضا صاحب، حاجی معین اللہ جان صاحب اور مولانا قاری محمد سجاد صاحب نے ۷ر ستمبر کے موضوع پر بیانات کیے۔

اسی طرح ۱۰ر ستمبر کو تجوڑی بازار میں جے یو آئی ضلع لکی مروت کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا اصغر علی صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طاہر صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی صاحب، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان صاحب، مولانا علی نواز صاحب، مولانا ارشاد اللہ صاحب اور مولانا محمد ریحان صاحب نے ۷ر ستمبر کے موضوع پر بیانات کئے۔ ☆☆

بقیہ:.... تحفظ ختم نبوت کانفرنس، اورنگی ٹاؤن

23ر اگست بروز بدھ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تشریف لائے۔ بعد نماز عصر جامع مسجد خیبر بنارس میں، بعد نماز مغرب جامع مسجد البدر، ایم پی آر کالونی میں اور بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء سیکٹر 4 نزد بدر چوک اورنگی ٹاؤن میں تفصیل سے خطاب کیا اور نمازی حضرات کو 2 ستمبر کو ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد ازاں حضرت نے وفد کے ہمراہ پیپلز پارٹی ضلع غربی کے جنرل سیکرٹری جناب علی احمد جان صاحب کی عیادت کی۔ وفد میں مولانا محمد شعیب کمال، حلقہ مومن آباد ٹاؤن کے نگران مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا عثمان شاکر، مفتی محمد، بھائی زبیر اسلام، بھائی ضیاء الرحمن اور بھائی عادل خان شامل تھے۔ ملاقات میں دو ستمبر کانفرنس کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔

24ر اگست بروز جمعرات کو حضرت قاضی احسان احمد صاحب ایک بار پھر ضلع غربی کے دورہ پر تشریف لائے اور مختلف پروگراموں میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر تیسر ٹاؤن میں سر ملک رفیق اعوان صاحب کے سکول میں مختلف سکولز کے پرنسپل حضرات کا پروگرام رکھا گیا تھا وہاں بیان کیا اور سامعین کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد ربانی فرنٹیئر کالونی میں بیان کیا اور نمازیوں کو 2ر ستمبر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کے بعد جلسہ گاہ کا دورہ کیا اور کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ نماز مغرب میں جامع مسجد اقصیٰ الواجد ٹاؤن میں بیان کیا اور کانفرنس کا اعلان کیا۔ جس کے بعد فالکن سٹار گرامر سکول میٹروول کے پرنسپل سر نصیب صاحب سے ملاقات کی ان کی والدہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا اور دعا کروائی۔ نماز عشاء میں جامع مسجد ربانی ضیاء کالونی میں بیان کیا اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ کارکن بھائی آفرین کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ قاضی صاحب کے رخصت ہوجانے کے بعد راقم نے مولانا مشتاق احمد شاہ، بھائی زبیر اسلام، بھائی احمد الرحمٰن اور قاری خلیل کے ہمراہ جامع مسجد فاروق اعظم میٹروول کے امام وخطیب مولانا قاری خان محمد صاحب اور پھر بجلی نگر سابق یوسی چیئرمین بھائی عالم زیب الائی سے ملاقات کی اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اورنگی ٹاؤن کے علاقے راجہ تنویر کالونی میں مولانا انعام اللہ عباسی بھرپور جدوجہد میں مگن رہے قرب وجوار کی تمام مساجد کے ائمہ کرام تک پروگرام کے دعوت نامے پہنچائے اشتہارات بھی لگوائے۔ (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت پروگرام، لیاری ٹاؤن

رپورٹ:.... مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے پوری قوم کے دیرینہ مطالبے کو پورا کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا۔ اس تاریخ ساز فیصلے کی مناسبت سے کراچی کے علاقے لیاری میں بھی تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کئے گئے، اس کی رپورٹ درج ذیل ہے:

٭.... ضلع جنوبی لیاری ٹاؤن حلقہ کھڈی مارکیٹ میں مولانا مفتی عبدالمتین کی زیرنگرانی جامع مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب یوم تحفظ ختم نبوت کی مناسبت سے پروگرام منعقد کیا، جس میں جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا نورالحق مدظلہ، مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ اس پروگرام میں ابتدائی کلمات عرض کرنے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل ہوئی۔ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں ولولہ انگیز خطاب کیا اور نوجوانوں کو ردِ قادیانیت کے محاذ پر بھرپور کام کرنے کی ترغیب دی۔ یہ پروگرام مولانا نورالحق مدظلہ کی دعا پر ختم ہوا۔ حلقہ کھڈہ مارکیٹ کے معاون بھائی حنظلہ نے اپنے ساتھیوں سمیت بھرپور محنت کی۔

٭.... حلقہ کھڈہ میمن سوسائٹی لیاری میں ''ختم نبوت چوک'' کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، شیخ الحدیث حضرت مولانا نورالحق، مولانا نعیم اللہ، مولانا مفتی عبدالمتین، مولانا عبدالحمید کوہستانی، سماجی کارکن بھائی رفیق ودیگر ساتھیوں نے شرکت کی۔ پورا حلقہ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

٭.... حلقہ لیمارکیٹ لیاری ٹاؤن کی جامع مسجد نور محمدی میں راقم الحروف نے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز دن کی اہمیت پر بیان کیا۔

٭.... جامع مسجد باکڑاہ میں بعد نماز مغرب مولانا عبدالحئی مطمئن مبلغ ختم نبوت نے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر تفصیل سے روشنی ڈالی، جس کے نتیجہ میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ انہوں نے تمام سامعین خصوصاً نوجوانوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ختم نبوت کے پیغام کو عام کرنے کی دعوت دی، جس پر نوجوانوں نے پُرجوش انداز میں لبیک کہا۔

٭.... اسی طرح مولانا عبدالحئی مطمئن نے جامع مسجد نوالین میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر مسلمانوں سے اپنی راہیں جدا کرلی ہیں۔ ہم آج بھی ان سے کہتے ہیں کہ جھوٹی اور من گھڑت تاویلات کا سہارا لینے کی بجائے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں، اسی میں نجات ہے۔

٭.... جامع مسجد خالد بن ولید میں بعد مغرب راقم کا بیان ہوا، جس میں تحاریک ختم نبوت کے عظیم اکابرین، شہدأ اور مجاہدین کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور اپنے نوجوانوں کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید کی۔

٭.... جامع مسجد ابراہیم میں بھی راقم کو بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ اہل محلہ سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔

٭.... بعد نماز عشاء جامعہ محمودیہ میراں ناکہ میں علمائے کرام اور ائمہ عظام کا اجلاس شیخ الحدیث مولانا نورالحق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا عبدالحئی مطمئن، راقم الحروف، مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے شرکت کی۔ اجلاس میں ۲۱ر ستمبر کو ہونے والے تقریری مسابقہ کی ترتیب اور پروگرام کو حتمی شکل دی گئی اور ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ مولانا عبدالحمید کوہستانی اور بھائی رفاقت اللہ سمیت دیگر کارکنان نے بھی شرکت کی۔ ☆☆

فٹبال گراؤنڈ کمپنی باغ ڈیرہ غازی خان

تحفظ ختم نبوت ﷺ کانفرنس

12 اکتوبر 2023

بروز جمعرات بعد نماز مغرب ان شاء اللہ

حضرت مولانا خواجہ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب

مولانا فضل الرحمن صاحب

مولانا محمد اقبال

قاری محمد حنیف جالندھری صاحب

مدیر جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مولانا عتیق الرحمن

مولانا محمد اسحاق

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت قبلہ خواجہ معین الدین کوریجہ

سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

محمد وقاص کریم

حبیب الرحمن عثمانی

تونسہ شریف

محمد خان لغاری

محمد راشد مدنی

لیاقت بلوچ

شاہد عمران عارفی

محمد انس صاحب

ناظم دفتر مرکزیہ ملتان

محمد وسیم اسلم

محمد حمزہ لقمان

عزیز احمد صاحب

عزیز الرحمن جالندھری

رشید احمد صاحب

محمد سلیمان

عبد العزیز خیر آبادی

ابوبکر عبد اللہ

محمد نعیم صاحب

شرافت علی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان

0306-7817525
0333-3671510
0333-6453448

0303-6631714, 0332-4146316, 0303-5561802